إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱

الله اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ۱؍

قیمت سالانہ پیشگی ۶؎

نمبر ۲۶ | مورخہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

موسمی تعطیلات کے بعد مدرسہ احمدیہ۔ ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ اور گرلز سکول یکم اکتوبر کو کھل جائیں گے۔ بیرونی طلباء کو اس تاریخ تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب اپنی صاحبزادی اہلیہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر کو علاج کے لئے کراچی پہنچانے گئے تھے۔ جو واپس آ گئے ہیں احباب محترمہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چونکہ آجکل ہیضہ کی شکایت بڑھ رہی ہے۔ اس لئے نور ہسپتال میں ٹیکہ لگائے جانے کا انتظام کیا گیا ہے جو انچارج ہسپتال ڈاکٹر فضل کریم صاحب لگاتے ہیں۔

ذکری استاذی المکرم حافظ روشن علی المرحوم (رض)

فُجِعَتْ جَمَاعَتُنَا بِمَوْتِ هَزَارِهَا — فَغَدَتْ تُوَدِّعُ فِيهِ كُلَّ قَرَارِهَا

ثَكِلَتْ إِمَامًا جَهْبَذًا فِي شَخْصِهِ — فَبَكَتْ عُيُونُ كِبَارِهَا وَصِغَارِهَا

فَقَدَتْ خَطِيبًا مِصْقَعًا بَحَّاثَةً — عَضُدًا قَوِيًّا كَانَ مِنْ نُظَّارِهَا

مَنْ لِلْمَعَارِفِ وَالْحَقَائِقِ بَعْدَهُ — مَنْ مُحْسِنٌ دَقًّا عَلَى أَوْتَارِهَا

قَدْ كَانَ حِصْنَ رِيَاضِهَا وَبِهَدْمِهِ — طَغَتِ الرِّيَاحُ عَلَى شَذَا أَزْهَارِهَا

قَدْ كَانَ مُجْتَهِدًا وَأَفْنَى حَيَاتَهُ — لِيُعِيدَ لِلْإِسْلَامِ شَمْسَ فَخَارِهَا

شَهِدَتْ لِقُوَّةِ بَأْسِهِ وَدَلِيلِهِ — ثُبَةُ الْخَصِيمِ يَلُوذُهَا بِفِرَارِهَا (الملة)

وَكَلَامُهُ الْوَضَّاحُ كَانَ لَبِيبًا — مَنْظُومَةً قَدْ زُيِّنَتْ بِخِيَارِهَا

وَنِكَاتُهُ كَانَتْ كَمِثْلِ خَرِيدَةٍ — إِزَّيَّنَتْ بِحُلِيِّهَا وَشِعَارِهَا

قَدْ كَانَ يَنْتَهِبُ الْقُلُوبَ بِبَيَانِهِ — وَتَرَتُّلُ الْأَبْيَاتِ حِينَ جِهَارِهَا

عَبَثًا أُحَاوِلُ أَنْ أَعُدَّ فَضَائِلًا — نَهَدَتْ لَدَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَنْصَارِهَا

يَا رَبِّ أَدْخِلْهُ الْجِنَانَ بِرَحْمَةٍ — وَامْنُنْ عَلَيْهِ بِظِلِّهَا وَثِمَارِهَا

وَارْحَمْ وَعَوِّضْ عَنْهُ أُمَّتَكَ الَّتِي — صَبَرَتْ عَلَيْهِ بِجُنْدِهَا وَقِصَارِهَا

حیفا۔ فلسطین — جلال الدین شمس احمدی

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

دریائے نائیجیریا کے پار دورہ

میں نائیجیریا کی جماعتوں کے معائنوں کے لئے ۱۱۔ جولائی سے اس علاقہ میں آیا ہوا ہوں۔ کام بہت ہے۔ اور وقت تھوڑا۔ لہذا لگاتار سفروں پر ہوں۔ یہ رپورٹ جو میں لکھ رہا ہوں۔ ساحل سمندر سے دور سات سو پانچ میل کے فاصلہ پر بیٹھا شہر کانو سے لکھ رہا ہوں۔

اباداں

یہ شہر مغربی افریقہ کے تمام شہروں سے رقبہ میں بڑا ہے۔ اس جگہ ہماری جماعت قائم ہے۔ جو تعداد میں اچھی ہے۔ سب کے سب ممبر ملازمت پیشہ ہیں۔ فرصت کے وقت تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ان کی تعداد میں برکت دے۔

میں نے یہاں چار لیکچر اسلام کی تائید میں دیئے۔ اس جگہ ایک شخص نے دعوے کر رکھا ہے کہ وہ کالے لوگوں کے لئے خدا کی طرف سے آیا ہے۔ اور اپنی معاشرت کے مطابق عیسائیت کو ڈھال کر ایک اپنا چرچ قائم کرنا چاہتا ہے۔ بہت سے بے ہودہ سوالات کرتا رہا۔ لیکن خدا کے فضل سے اسے ایسی ذلت اٹھانی پڑی۔ کہ عیسائی بھی قہقہے لگانے لگے۔

پھر عیسائی آگے بڑھے۔ ان کو بھی ذلت نصیب ہوئی۔ چونکہ یہ اسلام کی کھلی کھلی فتح تھی۔ اس سے غیر احمدی لوگوں کو بہت خوشی ہوئی اچھلنے کودنے اور تالیاں بجانے لگے۔ میرے گرد ہر دفعہ لیکچر کے اختتام پر گھیرا ڈال لیتے۔ اور مجھے مبارکباد دیتے۔

بعض عیسائیوں پر حضرت مسیح ناصری کی نجات از صلیب کی حقیقت آشکارہ ہوگئی۔ اور وہ اس بات پر ایمان لائے۔ کہ آپ صلیب کی لعنتی موت سے نہیں مرے تھے۔ بعض پر اسلام کی پاکیزہ تعلیم کا ایسا گہرا نقش ہوا۔ کہ انہوں نے بتایا۔ وہ رات بھر سو نہ سکے۔ اور ساری رات میرے لیکچر پر غور کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو ہدایت بخشے۔

اس شہر میں ایک غیر احمدی رئیس ہیں۔ جنہیں احمدیت سے بہت انس ہے۔ وہ شہر میں بہت بارسوخ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے

زاریہ

دوسرا قیام زاریہ میں تھا۔ جو شمالی نائیجیریا کا ایک بہت مشہور مقام ہے۔ مسلمان باشندے اور مسلمان حکومت ہے۔ جو انگریزوں کے زیر نگرانی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ رحم کرے مسلمانوں کی حالت زار پر۔ سارے شہر میں ایک بھی سکول نہیں۔ جہاں قرآن و حدیث پڑھائی جائے۔ نہ کسی دنیوی علم کا سکول ہے۔ مساجد ایسی گندی ہیں۔ کہ خدا کی پناہ۔

اس علاقہ میں سرکار انگریزی کے حکم سے تبلیغ ہر ایک قسم کی منع ہے۔ کیونکہ لوگ بالکل ابتدائی حالت میں ہیں۔ اور بعض نیم جاہل۔ جوشیلے ملا ایسی باتیں بیان کرنے لگ جاتے ہیں جن سے شورش پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا مساجد کے باہر لوگوں کو وعظ کی اجازت نہیں لیکن مجھے ریذیڈنٹ صاحب نے خاص مہربانی سے کھلی ہوا میں لیکچروں کی اجازت دے دی۔ جس کے لئے میں ان کا نہایت ممنون ہوں۔ چار دن میں اس جگہ ٹھیرا۔ ہر روز اسلام کی تائید میں لیکچر ہوتے رہے۔ بہت سے مسلمان حضرت مہدی علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہوگئے۔ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے۔

امیر صاحب سے بھی ملاقات کی۔ اور احمدیت کی انہیں تبلیغ کی۔ انہوں نے بہت اچھا اثر لیا۔ مگر بے چارہ کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ ادھر اُدھر ہل نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے قبولیت حق کی سہولتیں پیدا کرے۔

زاریہ کی جماعت نے عاجز کے ساتھ بہت بڑے اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

بالآخر میں سب احباب جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ کے احباب کے لئے بہت بہت دعائیں کریں۔ والسلام

خاکسار فضل الرحمن حکیم عفی اللہ عنہ۔ از کانو ۲۴ اگست ۱۹۲۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی تشریف آوری کے متعلق اعلان

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۸ ستمبر کو سری نگر سے عازم دارالامان ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چونکہ اب بذریعہ ڈاک بھیجا ہوا کوئی خط وغیرہ حضور کو سری نگر نہیں پہونچ سکے گا۔ اس لئے کوئی بھائی سری نگر کے پتہ پر خط ارسال نہ فرمائیں۔ بلکہ قادیان ارسال کریں۔ سب احباب کو اس سے مطلع کر دینا چاہیئے۔

تنظیم جماعت کے متعلق اعلان

تنظیم جماعت کے متعلق الفضل مورخہ ۲ اگست ۱۹۲۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا فیصلہ شائع کیا جا چکا ہے۔ احباب انجمن ہائے ضلع و تحصیل بنانے کی کوشش کریں۔ اپنی اپنی ملحقہ جماعتوں سے مشورہ کر کے بہت جلد انجمن ہائے ضلع و تحصیل بنا کر اطلاع دیں۔ تاکہ اس کی منظوری دی جا سکے۔

فتح محمد سیال۔ ناظر اعلیٰ قادیان

مذبح کے متعلق حکومت پنجاب کے جوابات

مذبح قادیان کے متعلق پنجاب کونسل میں پیر اکبر علی صاحب نے جو سوالات پیش کئے تھے۔ اور جو ایک گذشتہ پرچہ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ ۱۷ ستمبر گورنمنٹ کی طرف سے کونسل میں ان کے حسب ذیل جوابات دیئے گئے:۔

"قادیان کی آبادی احمدی فرقہ کا مرکز ہونے کی وجہ سے سال بسال بڑھ رہی ہے۔ وہاں کا مذبح منہدم ہونے سے بچایا نہ جا سکا۔ کیونکہ ہجوم کی طاقت پولیس کی طاقت سے کہیں زیادہ تھی۔ پیر اکبر علی صاحب کو بتایا گیا کہ حکومت کے دوامی قواعد یہ ہیں۔ کہ ہر قوم کو آزادیٔ عمل کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ آزادیٔ عمل کسی دوسری قوم کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچانے کے لئے استعمال نہ کی جاتی ہو۔ قادیان میں مذبح کے قیام کا معاملہ ابھی کمشنر صاحب کی عدالت میں زیر تحقیقات ہے"

جوابات نہایت مختصر اور مجمل ہیں۔ جن سے اصل معاملہ پر کوئی زیادہ روشنی نہیں پڑتی۔

دفتر محاسب کا ضروری اعلان

قبل ازیں متعدد بار اخبارات کے ذریعہ بیرونی جماعتوں کو عموماً اور سکرٹریاں و دیگر عہدیداران جماعت کو خصوصاً توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ براہ مہربانی اس امر کی طرف خیال رکھیں۔ کہ ایک ہی ورق پر دو یا دو سے زائد اصحاب کو مخاطب نہ کیا کریں۔ کیونکہ ہر ایک دفتر کا اپنا علیحدہ علیحدہ ریکارڈ ہے۔ جب ایک ہی ورق پر دو مکتوب الیہ ہوں۔ تو ان میں سے جس ایک کو ملفوف ملیگا۔ اس کے لئے اگر دیانتداری سے وہ دوسرے مکتوب الیہ کو خبر پہونچانا چاہے۔ تو یا تو اس کی نقل کریگا یا اصل اُسے بھیجدیگا۔ بصورت اول تو کام بڑھا خرچ زیادہ ہوا۔ توقف بھی ہوا۔ اور دوسری صورت میں یا بندہ ملفوف کے دفتر میں کوئی ریکارڈ نہ رہا۔

پس اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ احباب ایک کاغذ پر دو افسروں کو مخاطب نہ کیا کریں۔ بلکہ دو دفتروں کے متعلق دو الگ الگ کاغذوں پر لکھ کر ایک ہی لفافہ میں دونوں میں سے کسی ایک مکتوب الیہ کے نام بیشک بھیجدیا کریں۔ تاکہ احباب کو اقتصادی طور پر فائدہ ہو۔ مگر ایک ہی ورق پر دو افسروں کو مخاطب نہ کیا کریں۔

یہ مشکل مجھے آئے دن اور ہر ایک ڈاک میں پیش آتی ہے۔ منی آرڈروں کے کوپن اور بیموں کے ہمراہ جو خطوط ہوتے ہیں۔ ان میں اکثر دوست ناظر بیت المال اور محاسب ہر دو کو مخاطب کرتے ہیں۔ جس سے وہی مشکلات پیدا ہوتے ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اگر سالم خط ناظر صاحب کو بھیجدیا جاوے تو دفتر محاسب میں یہ ثبوت نہیں رہ سکتا۔ کہ فلاں صاحب نے فی الواقعہ رقم بھیجی تھی۔ جو جمع ہوئی۔ اور اگر اصل خط دفتر محاسب میں رکھ لیا جاوے تو ناظر صاحب کو اس کی نقل بھیجنی ضروری ہوتی ہے۔ جو صرف دفتر ہذا کا کام نہیں بلکہ ناظر صاحب کے لئے قابل وثوق ریکارڈ نہیں کہلا سکتا۔

ان مشکلات کے ماتحت درخواست ہے۔ کہ احباب جتنے رقوم بھیجیں [illegible] بند کر دیا کریں۔ تاکہ ان کا خرچ کم ہو۔ مگر ایک ورق [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۲۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

اسلام و عیسائیت

زندہ مذہب زندہ نبی اور زندہ کتاب

"نور افشاں" کا دعویٰ بے دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام ۔ بانیٔ اسلام اور قرآن کریم کی صداقت کے اظہار کے لئے "زندہ مذہب" "زندہ نبی" اور "زندہ کتاب" کے جو فقرات استعمال فرمائے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں عیسائی معاصر نور افشاں نے یہ دعوٰے کیا ہے۔ کہ

"یہ اس زندہ کتاب کے روزمرہ کے محاورے ہیں۔ جس کی قدامت کے آگے خدائے قادیان اپنی ذات وصفات سمیت کتم عدم میں لاشئے محض تھا"

اور اسی سلسلہ میں لکھا ہے:۔

"لفظ زندہ اور زندگی بائبل مقدس کی ایک خاص اصطلاح ہے جو ہزاروں آیتوں میں مختلف طریقوں سے استعمال ہوئی ہے"

لیکن گذشتہ پرچہ میں ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ "نور افشاں" باوجود اس دعوٰے کے "بائبل مقدس" سے ایک بھی حوالہ ایسا پیش نہیں کر سکا جس میں یہ فقرات استعمال کئے گئے ہوں۔ اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ اگر کھینچ تان کر اس مفہوم کو "بائبل مقدس" کے بعض فقرات کی طرف منسوب بھی کر دیا جائے ۔ تو بھی بائبل کے فقرے اب صرف چھلکے کے طور پر ہیں۔ ان میں حقیقت کا کوئی شائبہ باقی نہیں ہے ÷

یسوع کی جسمانی زندگی

"زندہ نبی" کے محاورہ کے متعلق تو "نور افشاں" نے دعوٰے ہی نہیں کیا کیونکہ عیسائی اپنے یسوع مسیح کو نبی نہیں۔ بلکہ خدا قرار دیتے ہیں۔ ہم اسی لحاظ سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا یسوع مسیح کے ساتھ "زندہ" یا "زندگی" کا لفظ لگایا جا سکتا ہے۔ بحیثیت اس درجہ کے جو عیسائی یسوع مسیح کو دیتے ہیں۔ ضروری تھا۔ کہ موت ان کے قریب بھی نہ آتی۔ اور وہ جسمانی طور پر ہمیشہ زندہ رہتے۔ دنیا ان کے اشاروں پر چلتی۔ اور کوئی میلی نظر سے بھی انہیں دیکھنے کی جرأت نہ کر سکتا۔ لیکن "بائبل مقدس" بتاتی ہے۔ کہ انہوں نے نہایت ہی تکلیف اور مصیبت میں زندگی کے دن گذارے۔ حتیٰ کہ انہیں اتنی وسیع زمین میں سر چھپانے کے لئے بھی جگہ میسر نہ آئی۔ اور آخر کار یہود نے انہیں گرفتار کر کے صلیب پر چڑھا دیا اس وقت انہوں نے نہ صرف یہ خدائی کی طاقتوں کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ اس حقیقی خدا سے بھی مایوس ہو گئے جس نے انہیں اسی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا کیا تھا جس طرح اور لوگوں کو پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رہائی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے

"بڑی آواز سے چلا کر کہا۔ ایلی۔ ایلی لما سبقتنی۔ یعنی۔ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" (متی ۲۷/۴۶) ÷

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ یسوع مسیح کو اپنی زندگی کے محفوظ رہنے اور اپنے مخالفین سے رہائی پا جانے کا کہاں یقین تھا۔ مگر ان کا یہ چلانا بھی کسی کام نہ آیا۔ اور بالآخر جو نتیجہ ہوا۔ وہ "بائبل مقدس" کے ہی الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"یسوع نے بڑی آواز سے چلایا۔ اور جان دے دی" (متی ۲۷/۵۰)

یہ ہے۔ اس انسان کی جسمانی زندگی جسے عیسائی صاحبان انسان نہیں۔ بلکہ خدا قرار دیتے ہیں۔ اور جس کے متعلق "نور افشاں" نے "بائبل مقدس" کا یہ بیان پیش کیا ہے۔ کہ

"میں زندہ ہوں۔ اور ابدالآباد تک زندہ رہوں گا"

اگر خدائی کی یہی شان ہے۔ تو عیسائیوں کو ایسا خدا مبارک ہو لیکن دنیا ایک لمحہ کے لئے بھی اسے انسانیت سے اوپر درجہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور انسان بھی وہ جو "بائبل مقدس" کے رو سے نہایت معمولی درجہ کا انسان ثابت ہوتا ہے ÷

یسوع کی روحانی زندگی

یسوع مسیح کی جسمانی زندگی کا ذکر کرنے کے بعد جس کا تذکرہ ان کو خدا سمجھنے والوں کی لغویت کے اظہار کے لئے ضروری تھا ہم ان کی روحانی زندگی کی طرف آتے ہیں۔ خود یسوع مسیح کی روحانی زندگی تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ بقول "بائبل مقدس" انہوں نے ایک انجیر کے درخت کو اپنی بددعا کے ذریعہ اس لئے سکھا دیا۔ کہ سخت بھوک کے وقت اس نے انہیں بے موسم پھل کیوں نہ دیا (متی ۲۱/۱۸-۱۹) اور ایک دوسرے موقعہ پر اپنی روحانیت کا وہ مظاہرہ کیا۔ جو بائبل میں اس طرح مذکور ہے۔ کہ

"اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے۔ اور اس سے باتیں کرنی چاہتے تھے۔ کسی نے اس سے کہا۔ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے باتیں کرنی چاہتے ہیں۔ اس نے خبر دینے والے کے جواب میں کہا۔ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی"

کیا عیسائیت میں روحانی زندگی اسی کا نام ہے۔ کہ ماں کے ساتھ جبکہ وہ خود چل کر یسوع مسیح کے پاس آئی۔ اس بے رخی کا برتاؤ کیا جاتا ÷

اس بارہ میں اور بھی بہت کچھ پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم اپنے عیسائی دوستوں کے احساسات کا لحاظ رکھتے ہوئے یسوع مسیح کی ذات کے متعلق اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور یہ دکھاتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے خاص الخاص پیرووں کو کیسی روحانی زندگی عطا کی۔ اسی سے ان کی اپنی روحانی زندگی کا پتہ لگ جائیگا۔ جیسا کہ ان کا اپنا مشہور مقولہ ہے۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"÷

یسوع مسیح کے حواریوں کی زندگی

یسوع مسیح نے اپنی ساری زندگی میں۔ ساری کوشش اور سعی سے صرف بارہ آدمیوں کو اپنا معتقد بنایا۔ گویا انہوں نے ان بارہ آدمیوں کو روحانی زندگی بخشی۔ لیکن ان کی روحانیت کا جو ثبوت "بائبل مقدس" سے ملتا ہے۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ مثلاً جب یہودیوں نے یسوع مسیح کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ تو

"اس وقت ان بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اسکریوتی تھا۔ سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا۔ کہ اگر میں اسے تمہارے حوالے کرا دوں تو مجھے کیا دو گے۔ انہوں نے اسے تیس روپے تول کر دے دئے۔ اور وہ اس وقت سے اس کے پکڑوانے کا موقعہ ڈھونڈھنے لگا" (متی ۲۶/۱۴-۱۶)

چنانچہ اس نے یہودیوں کو یہ نشان بتا کر کہ "جس کا میں بوسہ لوں۔ وہی ہے۔ اسے پکڑ لینا" "فوراً یسوع کے پاس آکر کہا۔ اے ربی سلام اور اس کے بوسے لئے" "اس پر انہوں نے پاس آکر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اسے پکڑ لیا" (متی ۲۶/۴۹)

اسی طرح ان بارہ حواریوں میں سے ایک اور نے جس کا نام پطرس تھا یسوع مسیح کے ذریعہ حاصل شدہ روحانی زندگی کا ثبوت اس طرح دیا۔ کہ "پطرس باہر صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک لونڈی اس کے پاس آکر بولی۔ تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہکر انکار کیا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ تو کیا کہتی ہے۔ اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا۔ تو دوسری نے اسے دیکھا۔ اور جو وہاں تھے۔ ان سے کہا۔ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے۔ انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا۔ کہ بے شک تو بھی ان میں سے ہے۔ کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا"

پھر اتنا ہی نہیں۔ بلکہ ان کا حال یہ ہے۔ کہ اس آخری رات جس کی صبح کو یسوع مسیح کو وہ "پیالہ" پینا تھا جس کے متعلق اس نے ساری رات رو رو کر دعائیں کرتے ہوئے کہا۔ "اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" مگر نہ ٹلا۔ ایسی کرب و تکلیف کی رات میں اس کے پیارے شاگرد اس طرح نیند کے مزے لیتے رہے۔ کہ بار بار جگانے پر بھی نہ جاگے۔ اور آخر یسوع مسیح کو نہایت درد بھرے دل کے ساتھ کہنا پڑا۔ "تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے"

کیا یہ اسی روحانیت کا ثبوت تھا۔ جو یسوع مسیح نے انہیں عنایت کی تھی۔ اور جس کا آخری وقت ان سب نے اس طرح مظاہرہ کیا۔ کہ "سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے" (متی ۲۶/۵۶)

اسلام کے شیدائی

اس کے مقابلہ میں بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی قربانیوں پر نظر کی جائے۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ پھر آپ کے ذریعہ زندگی پانے والے انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جن انسانوں

زندگی عطا فرمائی۔ ان میں سے جِنہوں کو جان دینے کی ضرورت پیش آئی۔ انہوں نے مردانہ وار جان دے دی۔ اور رُوحانی زندگی کے مقابلہ میں جسمانی زندگی کی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھی۔ بس زندہ نبی وُہ ہے۔ جس کا اس زمانہ میں بھی ایک ایسا شاگرد کھڑا ہوا۔ جس نے اسلام کے ایسے جان نثار پیدا کر دئے۔ نہ کہ وُہ جو اپنی موجودگی میں بھی اپنے مذہب کے لئے معمولی سی تکلیف برداشت کرنے والا ایک شخص بھی پیدا نہ کر سکا۔ اور آخری وقت اسے اپنے ساتھیوں سے بحسرت کہنا پڑا۔

"اب سوتے رہو۔ اور آرام کرو۔ دیکھو وقت آ پہنچا ہے۔ اور ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جاتا ہے"

اگر یسوع مسیح کا یہ ارشاد صحیح ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو ان پھلوں کو دیکھ کر جو یسوع مسیح کی تعلیم نے پیدا کئے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ درخت کس پایہ کا تھا ؛

بائیبل کی عطا کردہ زندگی

کیا یہی وُہ امور ہیں۔ جو عیسائیت کے "زندہ مذہب" اور بائیبل کے "زندہ کتاب" ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں "نور افشاں" اور دوسرے عیسائی صاحبان کچھ تو غور فرمائیں۔ جو "مذہب" اور جو "کلام" اپنے سب سے پہلے ماننے والوں کو اس قسم کی "زندگی" دے سکا جس کا "بائیبل مقدس" کے ہی الفاظ میں اوپر ذکر آ چکا ہے اس میں اب کیا باقی رہ گیا ہے۔ تاہم اگر عیسائیوں کو دعوےٰ ہو۔ کہ عیسائیت زندہ مذہب اور بائیبل مقدس "زندہ کتاب" ہے۔ تو میدان میں آ کر اس کا ثبوت دیں۔ ہم بائیبل کو ہی اس کیلئے معیار مقرر کرتے ہیں۔

کیا عیسائیت زندہ مذہب ہے

یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے۔ کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ تو وہ چلا جائیگا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی" (متی ۱۷ باب)

گویا ایک عیسائی کے ادنیٰ درجہ کے ایماندار ہونے کی علامت یہ ہے۔ کہ وُہ پہاڑ کو کہے۔ کہ سرک کر ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جا۔ تو وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات اس کے لئے ناممکن نہیں ہوگی۔ لیکن کیا کوئی عیسائی ہے۔ جو "بائیبل مقدس" کے اس معیار کے مطابق اپنے اندر رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہونے کا ثبوت پیش کر سکے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ عیسائیت "زندہ مذہب" اور بائیبل مقدس "زندہ کتاب" ہے۔

پھر ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:-

"جو کچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے۔ وہ سب تمہیں ملیگا" (متی ۲۱ باب)

کیا ساری عیسائی دنیا میں کوئی ہے۔ جو اس معیار کے مطابق اپنا ایماندار ہونا ثابت کر سکے۔ ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ کیونکہ نہ عیسائیت میں اور نہ اس کی مقدس کتاب میں جان باقی ہے۔ بلکہ وُہ مُردہ ہو چکی ہے

زندہ مذہب صرف اسلام ہے

اب زندہ مذہب اور زندہ کتاب وہی ہے جس پر عمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی حاصل کی۔ اور ایک دُنیا کو زندہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دیگر مذاہب اور ان کی کتب کو بالخصوص عیسائیت اور اس کی بائیبل مقدس کو مُردہ ثابت کر دیا۔ چنانچہ آپ نے دعا کے ذریعہ اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے عیسائیوں کو بار بار بلایا۔ مگر کوئی نہ آیا۔ یہ چیلنج اب بھی بحال ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین اب بھی اس طریق سے اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے تیار ہے۔ کیا کوئی عیسائیت کا بڑے سے بڑا حامی ہے۔ جو سامنے آئے ؛

دھرم شاستر بالائے طاق رکھدو

یوں تو دیانندی اخبار ذرا ذرا سی بات کو الٹے سیدھے طور پر پیش کر کے یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ مسلمان اسلامی احکام کو ترک کر رہے ہیں لیکن وُہ خود اپنے دھرم سے جو سلوک کرتے ہیں۔ اس کی طرف کبھی انہوں نے خیال ہی نہیں کیا۔ ایک دو نہیں۔ بیسیوں باتیں ایسی ہیں۔ جو دیانندی صریح طور پر ویدک دھرم کے خلاف عمل میں لا رہے ہیں۔ حتےٰ کہ اپنے "رشی" دیانند جی کی متعدد باتوں کو بھی پس پشت ڈال کر جو جی میں آتا ہے۔ وہی کرتے ہیں۔ لیکن اعتراض مسلمانوں پر کرتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص شریعت کے کسی حکم کے خلاف کوئی بات کہتا ہے۔ تو اپنی لاعلمی اور ناواقفیت کی وجہ سے کہتا ہے۔ اور دیانندی جو کچھ کرتے ہیں۔ جان بوجھ کر اپنے دھرم کے خلاف کرتے اور دوسروں کو ایسا کرنے کے لئے علی الاعلان کہتے ہیں۔

چنانچہ شاردا بل کے خلاف جو ہندو اس بنا پر آواز اٹھا رہے ہیں۔ کہ ہندو دھرم میں بچپن کی شادی کرنے کا خاص طور پر حکم ہے اور اسے جرم قرار دینا ان کے مذہب میں دست اندازی ہے۔ ان کا ذکر کرتا ہوا آریہ اخبار تیج (۱۹ ستمبر) لکھتا ہے:-

"اب وقت آ گیا ہے کہ دھرم شاستر اور شریعت کے ان قوانین کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ جو ممکن ہے۔ کہ کسی زمانہ میں مفید اور سود مند ثابت ہوں۔ مگر تبدیل شدہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے قطعی ناکارہ اور مجلسی و قومی ترقی کے رستے میں روکاوٹ ثابت ہو رہے ہیں"

جن لوگوں کے نزدیک اپنے دھرم شاستر کی یہ حقیقت ہو۔ اور جو ہر وقت اس میں تغیر و تبدل کرنے کے لئے تیار رہتے ہوں۔ بلکہ تغیر و تبدل کرتے رہتے ہوں۔ انہیں کیا حق ہے۔ کہ بعض غیر ذمہ دار مسلمانوں کے افعال یا اقوال پیش کر کے یہ ظاہر کریں۔ کہ مسلمان شریعت کو پس پشت ڈال رہے ہیں ؛

بیرہ کلاں کے مظلوم مسلمان

گذشتہ سال بیرہ کلاں ضلع مراد آباد کے مسلمانوں پر ہندوؤں نے گائے کی قربانی کی وجہ سے۔ جو مظالم توڑے تھے۔ وہ نہایت ہی رُوح فرسا اور اندوہناک تھے۔ مسلمانوں کے مکان مع اسباب جلا ڈالے گئے۔ مسجد کو آگ لگا دی گئی۔ تین مسلمانوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور لاشوں کو آگ میں ڈال کر جھلس دیا گیا۔ اس پر سینکڑوں حملہ آوروں کے مجمع میں سے صرف ۴۲ ملزموں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ۹ ماہ کی مقدمہ بازی کے بعد ۱۷ ملزموں کو بالکل بری کر دیا گیا ہے اور باقی ۲۵ پر بھی قتل کا جرم ثابت نہیں ہو سکا۔ اور انہیں قتل کی آتش زنی اور فساد کے جرائم میں معمولی سزائیں دی گئی ہیں ؛

مسلمانوں کی اس قدر تباہی اور بربادی کے مقابلہ میں یہ سزائیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ پولیس نے اس بارہ میں اپنے فرائض اس تندہی سے ادا نہیں کئے جیسے کرنے چاہئیں تھے جو مسلمان قتل ہوئے۔ آخر انہیں قتل کرنے والے بھی تھے۔ مگر کوئی ان کا سراغ نہ لگایا گیا۔ اور جن کا سراغ لگایا گیا۔ ان کے مجرم ہونے کے متعلق ایسا ثبوت نہ بہم پہنچایا گیا۔ جو عدالت کی نگاہ میں کچھ وقعت رکھتا اس طرح بیچارے مظلوم مسلمان انصاف حاصل کرنے سے محروم رہ گئے۔

در اصل اس کی ساری ذمہ داری ان مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو لیڈر کہلانے کے تو بڑے شائق ہیں۔ لیکن ضرورت کے موقعہ پر گھروں میں گھسے رہتے اور مظلوموں کی امداد کے لئے باہر نہیں نکلتے۔ اگر ذمہ وار اصحاب فوراً اس مقام پر پہونچ جائیں۔ جہاں مسلمانوں پر ہندو ظلم و ستم کریں۔ اور معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ مظلوم مسلمان دادرسی سے محروم رہ جائیں۔ کیا مسلمان لیڈر گذشتہ واقعات سے سبق حاصل کر کے آئندہ پوری سرگرمی سے کام لینے کی کوشش کریں گے ؛

شاردا بل اور ہندو

اگرچہ ہندوؤں کا وہ طبقہ جو آزاد خیال اور مذہبی احکام کی زیادہ پرواہ نہ کرنے والا ہے۔ بچپن کی شادی کو قانون کے ذریعہ روکنے کی سرگرمی کے ساتھ کوشش کر رہا اور اسمبلی سے شاردا بل کے نام قانون پاس کرا رہا ہے۔ لیکن راسخ الاعتقاد ہندو اس کے خلاف پرزور آواز بلند کر رہے ہے۔ اور اسے اپنے مذہب میں صریح مداخلت قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۲۲ ستمبر) رقمطراز ہے:-

"دیوان بہادر راجہ چندر آئر نے جو حال میں مدراس کے راسخ الاعتقاد ہندوؤں کا ایک ڈیپوٹیشن لے کر ہوم ممبر کے پاس گئے تھے۔ اعلان کیا ہے۔ کہ اگر شاردا بل پاس ہو گیا۔ تو وُہ ہندو دھرم میں براہ راست مداخلت ہوگی۔ وہ خطرناک قانون ہوگا۔ میں خود ہندوؤں کو یہ مشورہ دوں گا کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کریں۔ کیونکہ کوئی گورنمنٹ یا قانونی کونسل لوگوں کو اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتی۔ کہ وہ مذہب کی خلاف ورزی کریں۔ خود میں نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جو میں صوبہ کے ہمخیال لوگوں سے مشورہ کر کے ظاہر کر دیگا!!"

لیکن سوال یہ ہے۔ کیا ایسے "راسخ الاعتقاد ہندوؤں" کی چیخ و پکار سُنی جائے گی۔ آثار بتلاتے ہیں۔ کہ نہیں کیونکہ بڑی خوشی سے ہندو اپنے دھرم میں اس مداخلت کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ دھرم کو اپنے خیالات کے مطابق کر لیں۔ نہ کہ اپنے آپکو دھرم کے ماتحت رکھیں ؛

در اصل اس قسم کی اصلاحیں قانون کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ عوام کے خیالات کی اصلاح کے ذریعہ ہونی چاہئیں۔ بے شک اکثر حالات میں بچپن کی شادی نقصان دہ ہوتی ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ بعض حالات ایسے بھی پیش آ جاتے ہیں جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے جہاں ہندو دھرم کی طرح بچپن کی شادی کو ضروری قرار نہیں دیا۔ وہاں اسے ناجائز بھی نہیں ٹھیرایا۔

مسٹر داس کا سب سے بڑا ہمدرد

مسٹر داس کی خودکشی پر سب سے زیادہ جوش ڈاکٹر محمد عالم صاحب بیرسٹر کو آیا۔ جنہوں نے لاش کو سامنے رکھکر اقرار کیا۔ کہ وہ جلد سے جلد پنجاب کونسل کی ممبری سے مستعفی ہو جائینگے۔ اب انہوں نے یہ دکھانے کے لئے کہ انہوں نے اپنا اقرار پورا کر دیا۔ اپنا استعفیٰ صدر پنجاب کونسل کے پاس بھیجدیا ہے۔ جس میں ظاہر کیا ہے۔ کہ

"میرا ضمیر مجھ سے بغاوت کرتا ہے۔ اور اس امر کو کسی طرح گوارا نہیں کرتا۔ کہ اس صوبہ کی مجلس وضع آئین میں میں موجود رہوں۔ جس کی حکومت نے ایک ہندوستانی نوجوان کو جو سیاسی قیدیوں کا درجہ بلند کرنے کے شریفانہ مقصد کے لئے مقاطعہ جوعی کر رہا تھا۔ اپنی جان دیدینے پر مجبور کر دیا"

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہندو ڈاکٹر صاحب کی اس قربانی اور ایثار کی قدر کرتے۔ اور ان کی تعریف و توصیف کے راگ گاتے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان کے منہ سے کسی مسلمان کے حق میں خواہ وہ ڈاکٹر عالم ہی کیوں نہ ہوں تعریف کا کلمہ نکلنا ناممکن ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو ان کی تازہ قربانی کا صلہ "ملاپ" ۱۴ ستمبر کی سرکار سے جو کچھ ملا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"جو لوگ واقفکار ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ استعفے صدر کونسل کو نہیں بلکہ گورنر صوبہ کو بھیجا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ صدر پنجاب کونسل نے ڈاکٹر محمد عالم صاحب کو ان کا استعفے واپس بھیجدیا ہے۔ کیا یہ استعفے اب گورنر پنجاب کے پاس بھیجا جائیگا۔ یا ڈاکٹر صاحب کی میز پر ہی پڑا رہیگا۔ باتیں کچھ عجیب سی کسی جا رہی ہیں"

لالہ لاجپت رائے کی وفات پر ڈاکٹر صاحب نے ہمدردی کا جو مظاہرہ کیا تھا۔ اس کے بھی ان سے ہندوؤں کی طرف سے اسی قسم کا سلوک ہوا تھا۔ کاش وہ ہندوؤں سے بے جا توقعات رکھکر مسلمانوں کے مفاد کو نظر انداز کرنے کی پالیسی سے باز آ جائیں ۞

پشاور میں ایک احمدی پر قاتلانہ حملہ

پشاور کے خطوط سے ہمیں یہ معلوم ہو کر بہت رنج اور صدمہ ہوا۔ کہ ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی میاں محمد یوسف صاحب پر ایک شخص نے محض اس لئے قاتلانہ حملہ کیا۔ کہ اس کا بھائی ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔ اور کسی موقعہ پر اسے بھی انہوں نے احمدیت قبول کرنیکی دعوت دی تھی یا معلوم نہیں۔ وہ مسلمان جو مذہبی معاملات میں جبر اور تشدد کرنا کار ثواب سمجھتے ہیں۔ کب سمجھینگے۔ کہ اس قسم کے افعال اسلام کے منور چہرہ پر سیاہ داغ کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی وجہ سے اغیار کی نگاہ میں اسلام ذلیل ہو رہا ہے۔ عقل و سمجھ ہوش و خرد کا تقاضا یہ ہونا چاہئے۔ کہ دلیل کا جواب دلیل سے دیا جائے۔ نہ کہ لاجواب ہو کر تشدد سے کام لیا جائے کہ یہ دلائل کے میدان میں کھلی ہزیمت کا ثبوت ہے۔ امید ہے۔ سمجھدار اور عقلمند مسلمان اس وحشی اور درندہ صفت حملہ آور کی حرکت کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھینگے۔ اور اس کے فعل کو کسی لحاظ سے بھی روا نہ قرار دیں گے۔

ہمیں اپنے بھائی کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور جہاں ہم خدا تعالیٰ سے ان کی صحت کیلئے دست بدعا ہیں۔ وہاں حکام پشاور سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ مجرم کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے تا کہ اس قسم کے واقعات کا انسداد ہو۔

اشارات

مذہب کے متعلق مسلمانوں کی حالت اس درجہ افسوسناک ہو چکی ہے۔ کہ دیوبندی اخبار "مہاجر" ۱۴ ستمبر کو بھی کھلے طور پر اقرار کرنا پڑا ہے۔

"خیر المرسلین کی امت جسکو اس عالم کون و فساد میں خیر الامم اور امتہ وسطیٰ کے گرامی لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ آجکل مجموعی حیثیت سے جن اعمال قبیحہ۔ عادات بد۔ اور اعتقادات فاسدہ میں گرفتار ہے۔ بلا مبالغہ ان میں سے ایک ایک فعل ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک رسم ایسی ہے۔ کہ اسکی وجہ سے اس قوم کو امم قدیمہ کی طرح صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ اور اسکے جسمانہ وجود کو ریح صرصر کے تیز و تند جھونکوں اور دریائے نیل کی جیل پوش موجوں کی نذر کر دیا جائے"

یہ تو اجمال ہے۔ اس کی تفصیل بھی "مہاجر" ہی کی زبان سے سن لیجئے لکھتا ہے

"جو باتیں ان قوموں میں پائی جاتی تھیں۔ (جو از منہ ماضیہ میں تباہ کی گئیں) ان میں سے وہ کونسی بات ہے جو اب اس قوم میں نہیں پائی جاتی کیا قوم لوط کا عمل آج نہیں کیا جاتا۔ کیا جلد مٹ جانیوالی دولت پر غرہ کر کے آجکل کے مسلمان خدا کی گرفت کے خوف سے بے پرواہ نہیں ہو گئے ہیں۔ جو پیشانی صرف خدا کے آگے جھکنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ کیا اب وہ پیروں فقیروں۔ دولت مندوں وجاہت والوں اور خوشامد پسند کر نیوالوں کے سامنے نہیں جھکتی۔ جو ہاتھ محض ایک ذات کبریا کے سامنے دراز ہونے چاہئیں تھے۔ کیا وہ اب سونے چاندی کے سکوں کے سامنے دراز نہیں ہوتے۔ پھر آپ کیا فرمائینگے اس قوم کے متعلق جس میں ایک ہی وقت میں قوم لوط کا عمل کرنیوالے بھی ہوں۔ اور قوم صالح کی طرح بیع و شرا میں بے ایمانی کرنے والے بھی جن میں ایک ہی وقت میں انا ربکم الاعلیٰ کہنے والے بھی ہوں۔ اور عاد و ثمود کی طرح اپنی دولت و طاقت پر گھمنڈ کرنے والے بھی"

یہ سب کچھ صحیح۔ لیکن سوال یہ ہے "خیر المرسلین کی امت جس کو اس عالم کون و فساد میں خیر الامم اور امتہ وسطیٰ کے گرامی لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے" کیا اس کی یہی شان ہونی چاہئے۔ کہ دنیا جہان کی برائیاں اور تمام اقوام سابقہ کی سیاہ کاریاں تو "ایک ہی وقت" اس میں جمع ہو جائیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کا کوئی ایسا پاک اور برگزیدہ بندہ اس میں مبعوث نہ ہو۔ جو انہیں اصلاح کی دعوت دے سکے۔

کون نہیں جانتا حضرت لوطؑ کے زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایسا عظیم الشان نبی بھی موجود تھا۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسا برگزیدہ انسان پایا جاتا تھا۔ اسی طرح ایک ہی وقت میں ان اقوام میں متعدد نبی موجود تھے۔ حالانکہ وہ اقوام ان برائیوں میں سے صرف ایک ایک میں مبتلا تھیں۔ جو اب ساری کی ساری ایک وقت مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ "خیر المرسلین" کی "خیر الامم" کی حالت اس درجہ اندوہناک ہو جانے کے باوجود کوئی اس کا پرسان حال نہیں۔ کوئی اسے صحیح راستہ بتلانے والا نہیں۔ اور کوئی اس کی راہ نمائی کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث نہیں کیا جاتا۔

اس کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ علماء خیر المرسلین کی امت کی اصلاح کے لئے موجود ہیں۔ لیکن علماء کے اخبار کا اپنا بیان جو اوپر درج ہو چکا۔ بتا رہا ہے کہ "خیر الامم" کا موجودہ روگ علماء کے بس کی بات نہیں۔ اگر علماء کچھ کر سکتے۔ یا کچھ کرنے کے قابل ہوتے۔ تو یہاں تک نوبت ہی کیوں پہنچتی۔ اور اب جو حالت ہے اس کی اصلاح تو وہ قطعاً محال سمجھتے ہیں۔ چنانچہ "مہاجر" نے اس قدر مایوس ہونے کے بعد نہ صرف اصلاح حال کی کوئی صورت پیش نہیں کی بلکہ یہ فتوے دیا ہے۔ کہ

"جس قوم کے یہ چلن ہوں۔ جس قوم کے افراد اس درجہ دنی الفطرت پست اخلاق۔ ذلیل طبیعت ہوں۔ کیا وہ اسکی مستحق ہے۔ کہ ایک منٹ کے لئے بھی خدا کی سرزمین پر سانس لینے کے لئے اس کو زندہ چھوڑ دیا جائے"

گویا "مہاجر" کے نزدیک اب "خیر الامم" ایک منٹ کے لئے بھی زمین پر زندہ رہنے کی مستحق نہیں رہی۔ اور اسے جلد سے جلد دنیا سے مٹ جانا چاہئے۔

اس میں تو شبہ نہیں۔ جن لوگوں نے اپنے اعمال کی اصلاح نہ کی۔ اپنے عقائد درست نہ کئے۔ اپنے خالق کے احکام کو بجالانے کی دل و جان سے سعی نہ کی۔ وہ یقیناً اسی طرح صفحہ دنیا سے مٹ جائیں گے۔ جس طرح ان سے پہلے ایسے ہی لوگ مٹ چکے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ "خیر المرسلین کی امت" "مٹ جائیگی"۔ صحیح معنوں کے لحاظ سے جو لوگ امتہ کہلانے کے مستحق ہونگے۔ وہ ضرور قائم رکھے جائیں گے۔ روز بروز ترقی کریں گے۔ اور ان کی نسلیں بڑھیں گی۔ حتیٰ کہ ایک وقت آئیگا۔ جب قرن اول کی طرح ساری دنیا پر پھیل جائیں گے۔

اسی سلسلہ میں ہم ان مسلمانوں سے جو ابھی تک آسمان سے حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے اور امام مہدی کے پیدا ہو کر مسلمانوں کو ہر قسم کی برائیوں سے پاک صاف کر دینے اور تمام دنیا کے حکمران بنا دینے کے منتظر ہیں۔ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا اس سے بھی زیادہ نازک وقت مسلمانوں پر کوئی اور آسکتا ہے جس کا حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدیؑ انتظار کر رہے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے نہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اترنے کا نام لیتے ہیں۔ اور نہ امام مہدی پیدا ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے جس مسیح اور مہدیؑ کو آنا تھا وہ آچکا۔ اب وہی مسلمان دین و دنیا میں کامیابی اور کامرانی کا منہ دیکھینگے۔ جو اس کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہونگے۔ ورنہ یا تو "مہاجر" کا فیصلہ ان پر عاید ہو جائیگا۔ یا پھر پہلے مسیح کے منتظرین کی طرح روتے دھوتے رہیں گے ۞

بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونیکا دعوےٰ نہیں کیا

میرزا حسین علی صاحب بہاء (ایرانی) نے کتاب ایقان کے صـ۲۲ میں لکھا ہے:-

"چون نار محبت عیسوی حجبات حدود یہود را سوخت وحکم آن حضرت فی الجملہ جریان بر حسب ظاہر یافت۔ روزے آن جمال عیسوی بہ بعضے از اصحاب روحانی ذکر فراق فرمودند ونار اشتیاق افروختند وفرمودند کہ من میروم وبعدی آیم۔ ودر مقام دیگر فرمودند من میروم ومی آید دیگرے تا بگوید آنچہ من نگفتہ ام وتمام نماید آنچہ را گفتہ ام"

کہ جب حضرت عیسٰیؑ کی محبت کی آگ نے یہودیوں کی خود ساختہ حدبندیوں کے پردوں کو جلا کر بھسم کر دیا۔ اور حضرت عیسٰیؑ کا مذہب فی الجملہ ظاہری طور پر بھی کچھ کچھ جاری ہو گیا تو ایک روز حضرت عیسٰیؑ نے اپنے اصحاب روحانی میں سے بعض کے آگے اپنی جدائی کا ذکر کیا۔ اور اشتیاق کی آگ بھڑکا کر فرمایا میں جاتا ہوں اور پھر آؤں گا اور ایک دوسرے موقعہ پر حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا۔ میں جاتا ہوں اور دوسرا آئے گا۔ تاکہ وہ آکر وہ باتیں بتائے جو میں نے نہیں بتائیں اور ان باتوں کو پورا کرے جو میں نے کہی ہیں۔ (بہاء اللہ کہتے ہیں) کہ "این دو عبارت فی الحقیقت یکے است" (ایقان) کہ حضرت عیسٰیؑ کی یہ دونوں عبارتیں حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ میں جاتا ہوں اور پھر آؤنگا۔ اور یہ فرمانا کہ میں جاتا ہوں اور دوسرا آئے گا۔ ان دونوں باتوں کا ایک ہی مطلب اور مدعا ہے جس کے متعلق مرزا حسین علی بہاء کتاب ایقان کے اسی صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں۔

"اگر بدیدہ بصیرت معنوی مشاہدہ شود فی الحقیقت در عہد خاتم کتاب عیسٰی وامراو ثابت شد ودر مقام اسم کہ خود حضرت فرمود منم عیسٰی آثار واخبار وکتاب عیسٰی راہم تصدیق فرمود کہ من عند اللہ بود"

کہ اگر اندرونی بینائی کی آنکھ سے دیکھا جائے تو فی الحقیقت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت عیسٰیؑ کی کتاب اور ان کا دین ثابت ہوا ہے۔ اول بلحاظ نام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا۔ کہ میں عیسٰی ہوں۔ دوم حضرت عیسٰیؑ کی کتاب اور نشانات اور خبروں کی تصدیق فرمائی کہ خدا کیطرف سے ہیں میرزا حسین علی صاحب بہاء کا اس سے یہ مقصود ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے ایک موقع پر جو اپنے اصحاب کو یہ فرمایا تھا کہ میں جاتا ہوں اور پھر آؤنگا۔ اور دوسرے موقع پر یہ فرمایا تھا کہ میں جاتا ہوں اور دوسرا آئیگا۔ یہ دونوں پیشگوئیاں آنحضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں پوری ہو چکی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسٰیؑ سے علیحدہ دوسرا وجود بھی ہیں اور آنحضرت صلعم نے حضرت عیسٰیؑ کی کتاب اور انکی باتوں کی تصدیق کے ساتھ اپنا نام عیسٰی بھی بتایا ہے پس آپکے وجود میں حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کی پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ اور دوسرے تسلی دہندہ کی جو پیشگوئی تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔

یہی مضمون میرزا حسین علی صاحب بہاء نے کتاب ایقان کے دوسرے صفحات میں بھی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ایقان کے صفحہ ۲۸ میں وہ لکھتے ہیں

"اصحاب وتلامیذ آنحضرت استدعا نمودند کہ علامت رجعت وظہور چیست وچہ وقت این ظاہر خواہد شد۔ ودر چند مقام این سوال را از آن طلعت بے مثال نمودند وآنحضرت در ہر مقام علامتے ذکر فرمودند چنانچہ در اناجیل اربعہ مسطور است۔ واین مظلوم یک فقرہ آنرا ذکر مینمایم"

(ایقان)

کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے شاگردوں اور حواریوں نے حضرت عیسٰیؑ سے دریافت کیا کہ آپکے دوبارہ ظہور اور آمد ثانی کی کیا علامت ہے اور یہ کب ہوگا۔ یہ سوال کئی موقعوں پر حضرت عیسٰی سے کیا گیا۔ اور حضرت عیسٰی نے ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی علامت بیان فرمائی۔ جیسا کہ چاروں انجیلوں میں لکھا ہے۔ اور یہ مظلوم (بہاء اللہ) ایک فقرہ ان اناجیل کا اس جگہ ذکر کرتا ہے۔

چنانچہ میرزا حسین علی بہاء کتاب ایقان کے صفحہ ۲۸ میں اس انجیلی فقرہ کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ کہ

"اینست نغمات عیسٰی بن مریم کہ در رضوان انجیل بالحان جلیل در علائم ظہور بعد فرمودہ در سفر اول کہ منسوب بہ متی است۔ در وقتیکہ سوال نمودند از علامات ظہور بعد۔ جواب فرمود۔ وللوقت من بعد ضیق تلک الایام تظلم الشمس والقمر لا یعطی ضوئہ والکواکب تتساقط من السماء وقوات الارض ترتج حینئذٍ یظہر علامات ابن الانسان فی السماء ویتوح کل قبائل الارض ویرون ابن الانسان اٰتیا علی سحاب السماء مع قوات ومجد کبیر ویرسل ملائکتہ مع صوت الشافور العظیم (ایقان)

وہ گیت جو حضرت عیسٰی ابن مریم نے شاندار طرز سے کتاب انجیل متی باب ۲۴ میں اپنے آیندہ ظہور کی علامتوں کے بارہ میں گائے ہیں یہ ہیں کہ حضرت عیسٰی سے آپ کے شاگردوں نے جب یہ پوچھا کہ آپ کے دوبارہ ظہور یعنی آمد ثانی کی کیا علامتیں ہیں۔ تو آپنے جواب میں فرمایا کہ ان دنوں کی مصیبت کے بعد فوراً سورج اندھیرا ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔ اور اس وقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹینگے۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کی بدلیوں پر آتے دیکھیں گے۔ اور وہ نرسنگے کے بڑے شور کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔

آمد ثانی کی ان علامات کا ذکر کرنے کے بعد میرزا حسین علی صاحب بہاء لکھتے ہیں:-

"درعلامات انجیل چون عارف بمعانی این بیانات نبودند ومقصود را ... کلمات نشدند وبظاہر آن متمسک شدند۔ لہذا از شریعہ فیض محمدیہ واز سحاب فضل احمدیہ ممنوع گشتند۔ وجہال آن طائفہ ہم تمسک بہ علمائے خود جستہ از زیارت جمال سلطان جلال محروم ماندند۔ زیرا کہ در ظہور شمس احمدیہ چنین علامات کہ مذکور شد بظہور نیامد این است کہ قرنہا گذشت ... وہنوز آن گروہ در انتظار کہ کے این علامات ظاہر شود۔ وآن ہیکل معہود بوجود آید۔ (ایقان صفحہ ۲۸)

کہ چونکہ حضرت عیسٰی کے ان بیانات کے معانی اور آپکے ان کلمات کے پوشیدہ مطالب سے عیسائی علماء آگاہ نہ ہوئے۔ اور ان کے ظاہری معنوں پر جمے رہے۔ اس لئے وہ محمدی دریائے فیض اور احمدی ابر رحمت سے محروم ہو گئے۔ اور اس گروہ کے جاہل لوگ بھی اپنے علماء کی پیروی کر کے اس بادشاہ جلال کی خوبصورتی کے دیکھنے سے محروم رہ گئے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق احمدی سورج کے طلوع ہونیکے وقت یہ علامتیں ظاہر نہیں ہوئیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے زمانے گذر گئے۔ مگر عیسائیوں کا یہ گروہ ابھی تک اس انتظار میں ہے کہ کب یہ علامتیں ظاہر ہوں اور وہ موعود (عیسٰی)[1] دنیا میں ظاہر ہو۔

اس حوالہ میں میرزا حسین علیصاحب بہاء نے بوضاحت بتایا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی آمد ثانی کے جو علامات ونشانات اناجیل اربعہ میں بیان کیے تھے وہ علامات اپنے صحیح اور اصل معنوں کے لحاظ سے پورے ہو چکے ہیں۔ اور حضرت عیسٰیؑ کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں پوری ہو چکی ہے اور عیسائیوں کی یہ غلطی ہے کہ ان علامات کے ظاہری معنوں پر اڑے ہوئے ہیں اور ابھی تک اس انتظار میں ہیں کہ کب یہ علامتیں ظاہر ہوں اور حضرت عیسٰے دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں۔

یہی مضمون بہاء اللہ نے اس لوح میں بیان کیا ہے جو کتاب مبین صـ۱۱ میں سلطان ناصر الدین (شاہ ایران) کے نام لکھی گئی تھی چنانچہ لکھا ہے:-

"در یک مقام از انجیل میفرماید انی ذاہب وآتٍ۔ ودر انجیل یوحنا ہم بشارت داد بروح تسلی دہندہ کہ بعد از من می آید ودر انجیل لوقا بعضے علامات مذکور است ولکن چون بعضے از علمائے آن ملت ہر بیانے را تفسیر بہوائے خود نمودند۔ لذا از مقصود محتجب ماندند" (لوح بنام ناصر الدین شاہ)

کہ ایک موقع پر انجیل میں حضرت مسیحؑ نے یہ فرمایا تھا کہ میں جاتا ہوں اور پھر آؤں گا۔ اور دوسرے موقع پر انجیل یوحنا میں یہ بشارت دی تھی۔ کہ میرے بعد دوسرا تسلی دینے والا روح الحق آئے گا۔ اور اس کے متعلق انجیل لوقا میں بھی کچھ علامات بیان ہوئی ہیں مگر چونکہ عیسائی علماء نے انجیل کے ہر بیان کی اپنی خواہش کے مطابق تفسیر کی ہے اس لئے عیسائی لوگ ان پیشگوئیوں کے اصل مقصود کی شناخت سے جو (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کا وجود مبارک تھا۔ محروم رہ گئے۔

---

[1] ایقان کا جو ترجمہ انگریزی میں علی قلی خان سے عبد البہاء نے چھپا کر امریکہ میں بھیجا تھا اور شکاگو سے شائع ہوا ہے اس میں اس آخری فقرہ کا انگریزی ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے

still that community is expecting the time when these signs shall apear & the promised temple (christ) shall arrive (Page, 19)

ان تمام حوالوں کا یہی مقصود ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئیوں اور مسیح کے بعد دوسرے تسلی دہندہ (روح الحق) کی پیشگوئیوں کا مصداق ایک ہی وجود باجود ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر میرزا حسین علی بہاء کی ان تصریحات کے برخلاف بعض بہائیوں کیطرف سے یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئیاں عبد البہار (ابن بہاء اللہ) کے وجود سے پوری ہوئی ہیں۔ بہائیوں کے یہ دونوں دعوے کتاب ایقان کے مندرجہ بالا مفصل بیانات کی موجودگی میں حیرت انگیز ہیں۔ کیونکہ کتاب ایقان بہائیوں کے نزدیک خدا کی کتاب ہے۔ اس کتاب کے بعد اگر تو خود میرزا حسین علی صاحب بہاء نے کبھی یہ دعوےٰ کیا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کے متعلق جو پیشگوئیاں اناجیل اربعہ میں بیان ہوئی ہیں وہ میرے آنے سے پوری ہوئی ہیں۔ تب تو کتاب ایقان کی نسبت یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کی کتاب ہے خواہ وہ خدا خود بہاء اللہ ہے یا کوئی اور۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ کتاب ایقان کے نازل کرنے کے وقت ۱۲۷۸ھ ہجری (مطابق ۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء) میں تو خدا دنیا کو یہ خبر دے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کی پیشگوئیاں جو اناجیل اربعہ میں بیان ہوئی تھیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہیں۔ اور اس کے تھوڑے عرصہ بعد اس کے برعکس پھر یہ خبر دے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان پیشگوئیوں کے مصداق نہیں ہیں۔

اور اگر بہاء اللہ نے کتاب ایقان کے بعد خود کبھی یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کی پیشگوئیاں میرے آنے سے پوری ہوئی ہیں تو بہائیوں کو غور کرنا چاہیئے کہ کیوں وہ ایک سچے مسیح موعود کے مقابلہ میں ایک خود ساختہ مسیح کھڑا کر رہے ہیں اسی طرح جو بہائی عبد البہاء (ابن بہاء اللہ) کو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا مصداق قرار دیتے ہیں وہ بھی بہاء اللہ کی کتاب ایقان کی مخالفت کرتے ہوئے ہمارے اس بیان کی تائید کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کی پیشگوئیوں کا مصداق بہاء اللہ ہرگز نہ تھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک اگر میرزا حسین علی صاحب بہاء نے فی الواقع ایسا دعویٰ کیا ہوتا۔ تو یہ لوگ عبد البہاء (ابن بہاء اللہ) کو اپنی طرف سے مسیح موعود کے منصب پر کھڑا کرنے کی لاحاصل کوشش نہ کرتے۔

عبد البہاء (ابن بہاء اللہ) کو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی قرار دینے کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بہاء اللہ کے ۱۸۹۲ء میں اس دنیا کو چھوڑنے کے بعد ایک شخص ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ کو عبد البہاء نے مبلغ بنا کر امریکہ روانہ کیا۔ یہ شخص ۱۸۹۸ء تک عبد البہاء کیطرف سے تبلیغ کا کام کرتا رہا۔ امریکہ میں جو تعلیم یہ شخص میرزا حسین علی صاحب بہاء اور عبد البہاء (ابن بہاء اللہ) کے متعلق دیتا رہا وہ یہ تھی کہ بہاء اللہ خدا ہے۔ اور عبد البہاء (ابن بہاء اللہ) مسیح کی آمد ثانی ہے چنانچہ انگلستان کے مشہور مصنف اور عالم ای۔ جی براؤن پروفیسر وفیلو کیمبرج یونیورسٹی (انگلستان) نے ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ مبلغ بہائی کے ان تیرہ مشہور لیکچروں کا جو امریکہ میں دیا کرتا تھا۔ ایک خلاصہ اپنی کتاب میٹیریل سٹڈیز آف دی بابی ریلیجن میں دیا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اقتباسات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ عبد البہاء کے مسیح موعود ہونے کی نسبت کس زور سے تعلیم دیا کرتا تھا۔

(۱) صفحہ ۱۳۸ میں لکھا ہے کہ ۱۸۵۲ء و ۱۸۵۳ء میں مظہر خدا بہاء اللہ ظاہر ہوا۔ یہ شاہی خاندان سے تھا۔ ۱۸۵۲ء میں طہران سے (بغداد کو) جلاوطن کیا گیا۔ اور بغداد سے نہر کیبار کو سات ہزار نبیوں کے ساتھ چلا گیا۔ (حزقیل باب ۴۳ آیت ۳) یہاں پر اس نے پانچ روز تک اپنے آپ کو رب الافواج کے طور پر ظاہر کیا۔ اس سے پہلے مطابق یسعیاہ باب ۷ آیت ۲۰۔ ایک حجام نے اس کی حجامت بنائی تھی۔ اس کے بعد بہاء اللہ نے اپنے اوپر نقاب ڈال لیا یسوع مسیح (عبد البہاء) اس کے ساتھ اس وقت بچپن کی حالت میں تھا۔

(۲) بہاء اللہ نے ۱۸۹۲ء میں اس دنیا کو چھوڑا اور اپنی بادشاہت یسوع مسیح (عبد البہاء) کے سپرد کی (صفحہ ۱۳۹)

(۳) (بہاء اللہ) کا سب سے بڑا لڑکا (عبد البہاء) یسوع مسیح ہے (صفحہ ۱۴۱) ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ مبلغ بہائی کے لیکچروں کا یہ انتخاب ثابت کرتا ہے کہ امریکہ میں ۱۸۹۲ء سے لے کر ۱۸۹۸ء تک بہائیوں کیطرف سے میرزا حسین علی بہاء کی مسیحیت کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا تھا بلکہ ڈاکٹر موصوف اپنے زمانہ تبلیغ امریکہ میں جو لیکچر مختلف مقامات میں دیتے رہے ان میں یہی زور تھا کہ عبد البہاء مسیح موعود یعنی مسیح کی آمد ثانی ہے اور بہاء اللہ خدا ہے۔ باقی خاکسار فضل الدین قادیان

لہ مس۔ اے۔ ایچ۔ جو ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ کے لیکچروں میں شامل رہی ہے اس نے امریکہ سے جو خطوط پروفیسر براؤن کو ان لیکچروں کے سلسلہ میں لکھے تھے وہ خطوط پروفیسر براؤن نے اپنی کتاب مٹیریل آف دی بابی ریلیجنز میں چھاپ دیئے تھے۔ ان خطوط میں سے چوتھے خط مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۹۸ء میں مس موصوفہ نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ نے پانچویں سبق میں صاف طور پر بیان کیا تھا کہ بہاء اللہ خدا کا مظہر ہے لیکن گیارھویں سبق میں ڈاکٹر نے بتایا کہ بہاء اللہ خود خدا ہے (صفحہ ۱۲۶) ان خطوط کے اقتباس اپنے موقعہ پر درج ہونگے۔ منہ

احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

موضع میانوالی میں کامیاب مناظرہ

۲۲ اگست کو مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کا مولوی عبدالرحیم شاہ اہلحدیث سے ایک مناظرہ ہوا۔ پہلے حیات مسیح پر بحث ہوئی۔ غیر احمدی مناظر نے بل رفعہ اللہ الیہ کی آیت پیش کی۔ مولوی غلام احمد صاحب نے کہا رفع کے معنی آسمان پر اٹھا لیجانے نہیں۔ اور قرآن شریف کی کئی آیات پیش کیں جنمیں رفع کے معنی بلندی درجات کے آئے ہیں اور احادیث سے بھی رفع کے معنی بلندی مدارج کے دکھلائے۔ اسکے جواب میں غیر احمدی مناظر قرآن اور احادیث سے حیات مسیح ثابت نہ کر سکا جس سے اسکی کمزوری سب پر ظاہر ہو گئی۔ دوسرا مناظرہ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ہوا۔ مولوی غلام احمد صاحب نے قرآن مجید سے حضرت مسیح موعود کی صداقت واضح کی۔ جواب میں غیر احمدی مناظر نے محمدی بیگم کی پیشگوئی پر اعتراض شروع کر دیئے اور قرآن شریف کی کسی آیت کیطرف توجہ نہ کی۔ ہمارے مولوی صاحب نے نکاح والی پیشگوئی کو خوب کھولکر بیان کیا اور اصل حقیقت ظاہر کی جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ اور بھی چند ایک پیشگوئیوں پر غیر احمدی مناظر نے اعتراضات کئے مگر کافی اور مسکت جوابات سنکر خاموش ہو گیا۔ اور چلا کر سخت کلامی کرنے لگا جسپر غیر احمدیوں کے صدر نے بھی برا منایا۔ اور افسوس کیا۔ الحمدللہ اس مباحثہ کا ہمارے حق میں بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار فیض احمد موضع پوہلا مہاراں

موضع تزگڑی میں احمدیت کی فتح

۹ ستمبر ۲۹ء مولوی سراج الدین اہلحدیث سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم کا مناظرہ ہوا۔ پہلی تقریر ملک صاحب نے کی جس میں انہوں نے قرآن مجید کی آٹھ آیات اور بخاری کی پانچ احادیث سے حضرت مسیح کی وفات ثابت کی اس کے جواب میں اہلحدیث مناظر نے ایک کاپی پر سے حضرت مسیح موعود کا بڑا عقیدہ حیات مسیح پڑھ دیا۔ اور نصف گھنٹہ تک بار بار اسی کو پیش کرتا رہا۔ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں نہ کوئی آیت پڑھی اور نہ کوئی حدیث پیش کی غیر احمدی مناظر کے اس طریق کو تمام پبلک نے ناپسند کیا۔ حتیٰ کہ غیر مسلم زمینداروں نے بھی اُسے روکا۔ اور قرآن کیطرف توجہ دلائی۔ کہ اس سے حیات مسیح دکھاؤ۔ مگر غیر احمدی مناظر نے آخر وقت تک کوئی آیت نہ پڑھی یہاں تک کہ بل رفعہ اللہ کو بھی بھول گیا۔ ملک عبدالرحمن صاحب نے اسکی پیشکردہ عبارت کے جواب میں حضرت مسیح موعود کی کتب کے متعدد حوالجات پیش کئے۔ اس کے بعد قرآن سے لفظ رفع کے معنی آسمان پر اٹھائے جانیکے دکھلانے پر سو روپیہ انعام کا چیلنج دیا جسے غیر احمدی مناظر قبول نہ کر سکا۔ خاکسار مرزا محمد حسین سکرٹری تبلیغ تزگڑی ضلع گوجرانوالہ

موضع مونگ ضلع گجرات کا سالانہ جلسہ

اس دفعہ ۱۵ اگست ۲۹ء سے ۱۷ اگست تک جلسہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی ہوا۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی اللہ دتا صاحب اور ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی نے تین دن تقریریں کیں۔ مولوی اللہ دتا صاحب اور ملک صاحب نے وفات مسیح۔ صداقت مسیح۔ ختم نبوت فضیلت اسلام پر مختلف اوقات میں تقریریں کیں۔ جن کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ گیانی صاحب کی تقریریں "باوا نانک کا مذہب" اور سکھ مذہب کی تعلیم اور سکھوں کو مسلمانوں سے ہمیشہ فیض پہنچا۔ وغیرہ پر ہوتی رہیں جنکو سکھ صاحبان بغور سنتے رہے۔ آخری دن مولوی اللہ دتا صاحب کا مولوی محمد حسین دیوبندی کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ مضمون مباحثہ مسیح کی حیات اور وفات تھا۔ مولوی اللہ دتا صاحب نے وفات مسیح بڑے زبردست دلائل سے ثابت کی۔ دوسرے دن صداقت مسیح موعود پر مباحثہ ہوا اس میں بھی خدا کے فضل سے ہمیں فتح مبین حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ تقریریں نہایت امن و سکون کے ساتھ سنی گئیں۔ مباحثات میں ہمیں فتح ہوئی جس کا اقرار مخالفین کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ سکھوں میں بھی تبلیغ ہوئی۔ عورتیں بھی کافی تعداد میں شامل ہوتی رہیں۔ جماعت میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ خاکسار صدر الدین از مونگ

طبی دُنیا پر مذہبی لحاظ سے نظر

اس عنوان کے ماتحت کوشش کی جائے گی۔ کہ ناظرینِ "الفضل" کی ضیافت طبع کے لئے طب کے متعلق نئی اور دلچسپ باتیں مع مختصر ریمارکس کے درج ہوتی رہیں۔ واللہ الموفق۔ (خادم محمد شاہ نواز از یوگنڈا)

لوزتین کا فائدہ

ڈاکٹر گارڈنر نے برٹش میڈیکل جرنل میں لکھا ہے:۔
"ابی سینیا (حبش) کے لوگ تمام بچوں کے لوزتین (Tonsils) نکال دیتے ہیں۔ اور ان کی صحت پر بُرا اثر نہیں پڑتا"!

اس کے برخلاف ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے جسم انسانی کا کوئی عضو بے فائدہ اور لغو نہیں بنایا۔ پس یہ ناممکن ہے۔ کہ لوزتین کو نکال دینے سے نقصان نہ ہو۔ ڈاکٹر گارڈنر کے بیان کے متعلق گذارش ہے۔ کہ اول تو حبش والے چونکہ بال کے پھندے سے یہ غدود نکالتے ہیں اس لئے ممکن نہیں۔ کہ وہ ساری یا آدھی غدود ہی نکال سکیں۔ پھر اگر وہ مکمل طور پر غدود نکالنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو بھی ضروری نہیں کہ ہر ملک کے لوگ ان کی نقل کر کے نقصان نہ اٹھائیں۔ ملکوں کے حالات آب و ہوا، صفائی وغیرہ میں اختلاف ہے۔ ملک حبش میں چونکہ دھوپ کافی پڑتی ہے۔ علاقہ پہاڑی ہے۔ گرد و غبار اور آندھیاں کم ہوتی ہیں۔ اس لئے وہاں جراثیم کے حلق میں داخل ہونے کا کم احتمال ہے۔

یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔ "پانچ سال کی عمر کے بعد لوزتین کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا"!

اس کے متعلق عرض ہے۔ جب تک کئی سو بچوں کے لوزتین نکال کر اتنی ہی تعداد کے بچوں کے ساتھ (جن کی لوزتین موجود ہوں اور ان کو ایک ہی فضا میں رکھا جائے) مقابلہ نہ کیا جائے۔ اس بات کا فیصلہ مشکل ہے۔ امید ہے۔ جس طرح appendix (جس کو لغو سمجھا جاتا تھا) کے متعلق بندروں پر تجربہ کر کے ڈاکٹروں نے اپنی غلطی مان لی ہے اسی طرح اگر لوزتین کے متعلق وسیع پیمانہ پر تجربہ کیا جائے۔ تو اس کا فائدہ بھی نظر آجائے گا۔ حیوانوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ حیوان جو نجاست اور غلاظت خور ہیں۔ (خصوصاً خنزیر) ان کے حلق میں لوزتین بہت بڑے اور اتنے موٹے ہوتے ہیں۔ کہ حلق کو بند کر سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوزتین کا زہریلے مواد اور جراثیم کو روکنے میں بہت دخل ہے۔ یہ امر چونکہ مزید تحقیقات چاہتا ہے۔ اس لئے فی الحال ہم قرآن کریم کے اس بے نظیر اصل کی روشنی میں کہ کوئی چیز لغو نہیں پیدا کی گئی۔ مانتے ہیں۔ کہ لوزتین کا بھی فائدہ ہے۔ مسلمان ڈاکٹر صاحبان کو چاہئے کہ Tonsils اور appendix پر اپریشن کرنے یا ایسا مشورہ دینے سے قبل کافی غور و فکر سے کام لیں۔ اور ان اعضاء کو صرف اس حالت میں کاٹیں۔ جب اور کوئی صورت صحت کی نہ ہو۔

کاڈلیور آئل کا خطرہ

ترقی یافتہ ممالک میں تپ دق کی طرف بچوں کا میلان زیادہ ہونے کی وجہ سے عام طور پر لوگ بغیر طبی مشورہ اور کنٹرول کے کاڈ مچھلی کا تیل بچوں کو دیتے رہتے ہیں۔ اور بعض لوگ اس میں زیادتی بھی کر دیتے ہیں جس سے کوئی ضرر نمایاں نہیں ہوتا۔ مگر حال میں بعض واقعات ایسے ہوئے ہیں۔ جن میں بچوں کی کاڈلیور آئل کے زیادہ استعمال سے ہلاکت ہوئی ہے۔ پس احباب کی واقفیت کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ مچھلی کا تیل گو بہت مفید ہے۔ مگر اس میں خطرہ بھی ہے۔ اس لئے اس کی مقدار وغیرہ کے متعلق ڈاکٹر سے مشورہ لے کر استعمال کرنا چاہئے۔

شراب کے نقصان

پروفیسر ڈکسن نے لکھا ہے۔ کہ آجکل امریکہ کی ساختہ نئی شراب (cock-tails) کا استعمال نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں بہت عام ہو رہا ہے۔ اس نئی قسم کی شراب میں خصوصیت سے بعض خطرات ہیں۔ جن کی وجہ سے نوجوانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف معدہ کو نقصان پہونچتا ہے۔ بلکہ شرم و حیا کا احساس بھی کم ہو جاتا ہے۔ نیز اس سے زیادہ پینے کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ دوسری دفعہ پورا نشہ کرنے کے لئے زیادہ مقدار کی ضرورت ہے۔

کاش یہ لوگ اس عالم الغیب ہستی کے فرمان پر غور کریں جس نے آج سے ۱۳۰۰ سال قبل فرما دیا تھا۔ فیھما اثم کبیر و منافع للناس۔ و اثمھما اکبر من نفعھما۔ کہ اس میں نفع کی نسبت نقصان زیادہ ہے۔

مسوڑوں کی پیپ

مسوڑوں میں پیپ (Pyorrhoea) کا مرض بہت عام ہے۔ یہ نہ صرف دانتوں کا مرض ہے۔ بلکہ اس سے انسان کی صحت عمومیہ کو بھی نقصان پہونچتا ہے۔ نیز بہت سی مزمن امراض (جوڑوں اور اعصاب کا درد۔ بدہضمی و appendicitis وغیرہ) کا بھی باعث ہوتا ہے۔ امریکہ کے ایک جنون کے متعلق تحقیقاتی کمیشن نے فیصلہ دیا ہے۔ کہ ۸۰ فیصدی مجنونوں کو پائی اوریا کا مرض تھا۔ پس اس مرض کے شدید اثرات بخوبی واضح ہیں۔ اس کے بڑے اسباب منہ اور دانتوں کی غلاظت مسواک کا عدم استعمال اور نرم اور میٹھی چیزوں کا زیادہ کھانا ہے۔ منہ کھول کر سانس لینا (بوجہ عادت یا ناک میں روکاوٹ کے) اور زیادہ سگرٹ اور حقہ نوشی بھی اس کا باعث ہیں۔ حال ہی میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ مرض بھی متعدی ہے۔ ایک عورت جس کے دانت نہایت خوبصورت اور صحیح سالم تھے۔ شادی کے دو ماہ بعد پائی اوریا کا شکار ہو گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ اس کے خاوند کو یہ مرض تھا۔ کئی نوجوانوں میں محبت کے تعلقات کے بعد یہ مرض شروع ہوا ہے۔ حاملہ عورتوں کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ جنین کی ہڈیوں کو سخت اور مضبوط بنانے کے لئے چونکہ چونے کے اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ چونا ماں کے دانتوں اور ہڈیوں سے گھل گھل کر بچے کو ملتا ہے (یہی وجہ ہے۔ کہ عورتیں ایام حمل میں عموماً مٹی۔ چاک۔ چونا وغیرہ کھانا چاہتی ہیں) گو یہ وجہ بھی دانتوں کی خرابی کی معقول ہے۔ مگر خاوند سے بذریعہ چھوت پائی اوریا لگنے کا امکان کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

اوپر کے بیان سے دانتوں کی صفائی اور مسواک کے استعمال کی حکمت واضح ہے۔ مغربی تہذیب اور نئی روشنی کے دلدادہ جو مسواک پر ہنسی مخول کرتے ہیں۔ مگر جن کے نزدیک یورپ کی علمی تحقیق الہامی کلام سے بھی زیادہ معتبر اور مستند ہے۔ وہ ذرا اوپر کے بیان کو پڑھیں کہ مسواک کے عدم استعمال سے کتنی امراض پیدا ہوتی ہیں۔ اور دوسری طرف نبیوں کے سردار پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس فرمان کو پڑھیں۔ جو مسواک کی تاکید کے متعلق ہے۔ تو ان پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی۔ کہ یہ کلام خداوند تعالٰے کے فرستادہ کا کلام ہے۔

انہدام مذبح قادیان

کے خلاف

مختلف مقامات کے مسلمانوں کے جلسے

قانون شکنی اور جبرہ دستی سے کام لیتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کے مذبح قادیان کو منہدم کر دینے اور اس کے متعلق حکام اور پولیس کے رویہ کے خلاف اور مسلمانوں کے حق ذبیحہ گائے کی تائید میں ہندوستان کے طول و عرض میں ہر فرقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں کے جو جلسے منعقد ہوئے۔ اور ان میں جو پُر زور قراردادیں منظور ہوئیں وہ گذشتہ پرچوں میں مفصل درج کی جا چکی ہیں۔ اب چونکہ دیگر ضروری امور کے لئے اخبار کے صفحات میں گنجائش نکالنا ضروری ہے۔ اس لئے صرف ان مقامات اور انجمنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں کے جلسوں کی اطلاعیں حال ہی میں ہمارے پاس پہونچی ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ لکھنؤ (۲) انجمن معاون اسلام لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ (۳) مسلمانان سرگودہ (۴) انجمن اسلامیہ کھاریاں۔ ضلع گجرات۔ (۵) جماعت احمدیہ لکھنو والی چک نمبر ۳۱۲ - (۶) مسلمانان گوجرانوالہ (۷) اٹھوال ضلع گورداسپور (۸) انجمن احمدیہ امرت سر (۹) مسلم خواتین منٹگمری معرفت سیدہ حمیدہ خاتون (۱۰) مسلمانان ترنگ زئی تحصیل چارسدہ (۱۱) جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان۔ (۱۲) انجمن اسلامیہ بھوری

"الفضل" کی توسیع اشاعت

میں اخبار الفضل کا خود خریدار ہوں۔ مگر چار ادھ پرچے منگاتا ہوں۔ جو غیر احمدی احباب کو فی پرچہ ایک آنے کے حساب سے دیتا ہوں۔ اور وہ خوشی سے خرید لیتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے دوسرے احباب بھی اسی طرح کوشش فرمائیں۔ تو ہمارے اخبارات کی اشاعت [illegible] تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر ہر ایک جماعت کا امیر یا پریذیڈنٹ اپنے شہر میں ایجنسی کھلوائے اور نوجوانوں کو کام کیلئے آمادہ کرے۔ تو یقیناً بڑی بھاری کامیابی ہو سکتی ہے۔ (خاکسار [illegible])

ظفروال کے بیکس مسلمانوں پر بیجا تشدد

معزز مسلمانوں سے بلاوجہ ضمانتوں کا مطالبہ

ظفروال۔ قادیان کے قریب ایک گاؤں ہے۔ جہاں ایک سو کے قریب مسلمانوں کے گھر آباد ہیں۔ لیکن چونکہ زمینداری سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اور مسلمان مختلف پیشہ ور لوگ ہیں۔ اس لئے سکھ ان پر یہاں تک جبر و ظلم کر رہے ہیں۔ کہ اپنے گھروں سے الگ مسلمانوں کو اپنے محلہ کی مسجد میں اذان کہہ کر نماز پڑھنے سے روکتے اور طرح طرح کے جبر و تشدد سے کام لے رہے ہیں۔ پچھلے دنوں جب ان سکھوں کا تشدد حد سے بڑھ گیا۔ تو اس گاؤں کے بیچارے غریب اور بیکس مسلمان قادیان آکر روئے پیٹے۔ اور اپنی داستان ظلم سنائی۔ اس پر حکام علاقہ کو ان کی حالت زار کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور حکام نے اس بارے میں تحقیقات بھی کی۔ اور دیرینہ تعمیر شدہ مسجد اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ لیکن باوجود اس کے مسلمانوں کی دادرسی نہ ہوئی۔ نہ تو انہیں مسجد میں اذان دینے کا حق دلایا گیا۔ اور نہ ان پر سکھوں کی طرف سے جو تشدد اور ظلم کیا جا رہا ہے۔ اس کا انسداد کیا گیا۔ آخر مسلمانوں نے تنگ آکر شرارت پسند اور فتنہ پرداز لوگوں کی ضمانتیں کرانے کا دعوٰے دائر کیا۔ اور اس طرح قانون کے ذریعہ اپنی حفاظت چاہی۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ حکام نے ان سکھوں کی ضمانتیں لینے کی بجائے جو اپنی کثرت اور گاؤں کی زمینوں پر قابض ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو دن رات دکھ اور تکالیف دے رہے ہیں اور اس بات کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ کہ اذان بھی نہ دیں۔ اور ضمانتوں کے متعلق اپنی درخواست بھی واپس لے لیں۔ مسلمانوں کی ضمانتیں لینے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اور ایسے لوگوں کو اس کارروائی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ جو یا تو سکھوں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ان حکام کے پاس دادرسی کے لئے گئے۔ یا ان پر سختی اور تشدد کے عینی اور چشم دید گواہ ہیں۔ چنانچہ جب اس گاؤں کے مسلمانوں کو بلاوجہ اور بلاقصور سکھوں نے سخت تنگ کیا۔ اور بے حد سختی کی۔ اور وہ قادیان آئے۔ تو صیغہ امور عامہ نے اپنے ایک کارکن شیخ غلام محمد صاحب کو جو کہ پنشنر سب انسپکٹر پولیس ہیں۔ اور جنہوں نے اپنا زمانہ ملازمت نہایت دیانتداری اور نیکنامی کے ساتھ گذارا ہے۔ دریافت حالات کے لئے بھیجا۔ انہوں نے مسلمانوں کے بیان کو نہ صرف درست پایا۔ بلکہ ان کے سامنے بھی مسلمانوں کو بے جا سختی کا شکار بنایا گیا۔ اور اس طرح انہیں عینی گواہ کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ ان کے علاوہ ایک معزز نومسلم سکھ سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ جو قادیان کے سکول میں استاد ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ارد گرد کے دیہات میں وعظ کے لئے جاتے ہیں۔ وہ بھی اتفاقاً اس گاؤں کے مسلمانوں کو وعظ و نصیحت کرنے کی غرض سے گئے۔ اور انہوں نے بھی سکھوں کے تشدد کو دیکھا۔ نیز فیض اللہ چک کے ڈاکٹر فیض قادر صاحب گورنمنٹ پنشنر اور میاں خیرالدین صاحب ساکن سیکھواں جنہوں نے ظفروال کے مسلمانوں کے المناک حالات مشاہدہ کئے۔ ان سب کو طلبی ضمانت کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ سب بڑی عمر کے اور معزز اصحاب ہیں۔ اور ان کا اس معاملہ میں سوائے اس کے کوئی دخل نہیں ہے۔ کہ وہ مسلمانوں پر سکھوں کی طرف سے تشدد کئے جانے کے چشم دید گواہ ہیں۔ ان معزز مسلمانوں سے طلبی ضمانت کی کارروائی محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ بیچارے ظفروال کے مسلمانوں کی آواز دب جائے۔ اور وہ سکھوں کے تشدد کے خلاف چیخ و پکار نہ کر سکیں۔ حالانکہ حکام کا فرض یہ ہونا چاہئے۔ کہ مظلوم کی دادرسی کریں۔ اور بے جا تشدد کرنے والوں کو قانون کے ذریعہ روکیں:

ہم اس کارروائی کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتے اور ذمہ وار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ظفروال کے مسلمانوں کو نہ صرف سکھوں کے تشدد سے بچائیں۔ بلکہ انہیں مسجد میں اذان دینے کا حق دلائیں۔ ان مسلمانوں کو جو پہلے ہی مظلوم ہیں۔ دبا کر ان کی چیخ و پکار کو بند کر دینا قطعاً قرین انصاف نہیں ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی اس قدر شدید حق تلفی ہے۔ جسے وہ کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جبکہ ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کی آزادی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے ظفروال کے مسلمانوں کو مسجد میں اذان دے کر نماز پڑھنے کا حق حاصل نہ ہو۔ اور جو لوگ اس میں مزاحمت کریں۔ ان کو روکا نہ جائے۔ اعلیٰ حکام کو بہت جلد اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کا منصفانہ فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور بے انصافی کی وجہ سے مسلمانوں میں جوش نہیں پیدا ہونے دینا چاہیئے:

علاقہ خاندیس کے احمدی احباب

علاقہ خاندیس کے تمام احمدی بھائی یا جن کو اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اطلاع پہونچے۔ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں اور اپنے پتے لکھیں۔ تاکہ سلسلہ کا کاروبار سرانجام دینے کے لئے ایک انتظام قائم کیا جائے:

خاکسار ماسٹر نعمت علی شاہ احمدی تعلیم الاسلام نائٹ سکول دھسدی پوسٹ نیر تعلقہ ساگری۔ ضلع مغربی خاندیس:

ہندو مذہب میں اصلاح کی ضرورت

یو۔پی۔ نوجوان سبھا نے اپنے ۱۹ ستمبر کے اجلاس میں جو بمقام لکھنؤ زیر صدارت مسز نیڈو منعقد ہوا۔ کئی ایک ضروری قراردادیں پاس کی ہیں۔ جن میں سے بعض ناظرین الفضل کی ضیافت طبع کے لئے درج کی جاتی ہیں:-

(۱) سبھا ذات پات کی قیود کو جو پیدائشی حقوق یا رسم قدیم کی بنا پر قائم کی گئی ہیں جنہوں نے ہندو قوم کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ اور اس کو ہزار فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی۔ اور پورے زور سے ان کی مذمت کرتی ہے:

(۲) سبھا کے نزدیک چھوت چھات کی رسم نہایت ہی ظالمانہ اور تمدن پر ایک بدنما داغ ہے۔ اس چھوت چھات نے ادنیٰ اقوام کی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا ہے:

(۳) سبھا ہندوؤں کے قانون شادی۔ اور اس کی رسوم کی مذمت کرتی ہے۔ کیونکہ وہ فضول خرچی اور صرف زر کی موئید ہیں:

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک ریزولیوشن پاس ہوئے۔ مگر ہماری غرض مسئلہ چھوت چھات۔ ذات پات اور رسوم شادی کی اصلاح کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اخبار الفضل کے کالموں میں پہلے بھی ہندو صاحبان کی توجہ چھوت چھات کے مسئلہ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔

دراصل چھوت چھات ایک ننگ انسانیت مسئلہ ہے۔ اور جس قدر اس کی مذمت کی جائے۔ کم ہے۔ مگر شکر ہے۔ اب اصلاح خود ہندوؤں کے گھر سے شروع ہوئی ہے۔ کروڑوں انسانوں کو جو خدا تعالیٰ کی ایسی ہی مخلوق ہے۔ جیسے کہ برہمن اور چھتری۔ ان کو اپنے برابر حقوق نہ دینا۔ اور ان سے حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کرنا انسانیت کے چہرہ پر ایک بدنما داغ لگاتا ہے۔ وہ دن گذر گئے۔ جب براہمن اپنی من مانی باتیں ہندوؤں سے منوا لیا کرتے تھے۔ اور جو چاہتے تھے کر لیتے تھے۔ اب روشنی۔ علم اور مساوات کا زمانہ ہے۔ پس بہتر ہے۔ کہ ہندو صاحبان ادنیٰ اقوام کو جلد انسانیت کے وہ ادنےٰ حقوق دے دیں۔ جو ہر ایک فرد بشر کا قدرتی حق ہے۔ اور جو مذہب اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل تمام انسانوں کو دے رکھے ہیں:

مساوات اسلام کا اولین اصول ہے۔ اور مسلمان اس پر خود عمل پیرا ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگ بھی اس پر عمل کریں۔ کہ اسی میں نسل انسانی کی بھلائی ہے:

۲۔ دوسرا مسئلہ ذات پات کا ہے۔ اسلام نے ذات پات کی تمیز کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا ہے۔ اسلام میں بڑا وہی ہے۔ جو اپنے نیک کاموں کی وجہ سے ممتاز ہو۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ خدا کی نظروں میں معزز وہی ہے۔ جو زیادہ نیک ہو۔ سید محض سید ہونے کی وجہ سے معزز نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اعمال سے معزز ہونا ثابت نہ کر دے۔ ایک ادنیٰ قوم کا آدمی اگر نیک ہے۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتا ہے۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو مدنظر رکھتا ہے۔ تو وہ اس سید سے بڑھ کر ہے۔ جو بے عمل ہے۔ مگر افسوس ہندوؤں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ ان میں ایک برہمن اس لئے معزز ہے۔ کہ وہ برہمن کے

دنیا میں اطمینان کس کا کرنا چاہئے۔ جس کی دنیا خود تعریف کر رہی ہو :۔

روئے زمین پر کان کی تمام بیماریوں کی ایک بے نظیر حکمی اکسیر اور بے خطا دوا

نیٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

رجسٹرڈ

پتہ :۔ کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی

ملاحظہ ہو ——— دنیا کیا کہتی ہے

جناب مسٹر ایم جی ٹن صاحب ڈرائیور میمیو (برہما) ارقام فرماتے ہیں :۔ روغن کرامات کے استعمال سے میں اچھا ہو رہا ہوں۔ جلد ایک شیشی اور ارسال کریں۔ جناب مسٹر منگ بشن صاحب سوداگر جیو (برہما) ارقام فرماتے ہیں۔ دوران استعمال میں روغن کرامات فائدہ مند ثابت ہوا۔ جناب مسٹر مارکھن صاحب سانگنگ (برہما) ارقام فرماتے ہیں۔ میری ۶۵ سالہ عمر ہے۔ جو کہ میں تقریباً ساٹھ سے پینسٹھ سال کی عمر تک قطعاً بہرہ ہو گیا تھا۔ اور میں جہاز کی آواز قطعاً نہیں سن سکتا تھا جبکہ جہاز میں بیٹھا تھا۔ لیکن اب میں آپکے روغن کرامات کے استعمال سے اچھی طرح سن سکتا ہوں۔ مہربانی کر کر تین شیشیاں اور بھیجدیں۔ جناب مسٹر جان محمد خان صاحب سب انسپکٹر پولیس لائن فورٹ سنڈیمن (بلوچستان) ارقام فرماتے ہیں۔ روغن کرامات کے استعمال سے بفضل خدا اب میری قوت سامعہ اچھی ہے مہربانی کر کے دو شیشیاں اور بھیجدیں۔ جناب مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ڈاک بنگلہ فتحپور سیکری آگرہ ارقام فرماتے ہیں۔ جس مریض کیلئے دوا طلب کیگئی ہے اسکو صحت ہو گئی۔ لیکن حفظ ماتقدم کیواسطے دو شیشیاں روغن کرامات اور بھیجدیں۔ (نوٹ) اگر آج آپ صفحۂ دنیا پر کوئی بھی اور ایسی اکسیر بے خطا دوا کان کی تمام امراض اور نیٹ بہراپن پر بتلا دیں۔ کہ جس نے ہمارے روغن کرامات کے برابر سارٹیفیکیٹ حاصل کئے ہوں۔ اور ایسی ہی مفید بھی ثابت ہو چکی ہو۔ تب ہم آپ کو مبلغ پچاس روپیہ نقد انعام دینگے۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات :۔

نیٹ بہرہ پن کم سننے۔ فکر سے سننے۔ طرح بطرح کی آوازیں ہونے۔ کان بجنے یا بڑے ہو سکے بہنے۔ پردوں کی کمزوری۔ کان بند یا بھاری رہنے۔ بالکل نہ سننے۔ پھنسی۔ زخم۔ ناسور۔ کھجلی۔ خشکی۔ کیڑے پڑ جانے اور کان کی تمام بیماریوں کو روئے زمین پر ایک بے مثال اور باکمال دوا ہے۔ یہ وہ اکسیر ہے جس کی بدولت آج بیس سال تک کے مریض جو قطعاً نامراد اور نیٹ بہرے تھے۔ کھٹا کھٹ سننے لگے۔ یہ دوا ہے یا جادو۔ جس نے اپنی سولہ سترہ سالہ زندگی میں۔ بصرہ۔ بغداد۔ زنجبار۔ افریقہ۔ برہما۔ سیلون جیسے ممالک تک اپنا سکہ جما رکھا ہے۔ ہزار ہا انگریز اور ڈاکٹر جس پر لٹو نظر آتے ہیں۔ اس پر بھی قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی اس ملک میں یکساں طلب فرمانے پر محصولڈاک و پیکنگ معاف۔ اس موسم میں ہر گھر کے اندر اس دوا کا رہنا ہر وقت موجود رہنا مرض کان کے بڑے بڑے امراض ہی میں اپنے خاندان کو بچانا نہیں۔ بلکہ دولت کی بھی حفاظت کر لیتا ہے۔ **سکرن ہندو** یہ کان کی کسی مرض کی تو دوا نہیں ہے۔ ہاں کان کے زخم مواد وغیرہ کو صاف کرنے میں بے نظیر چیز ہے جس کی قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸) ہے۔ **بادشاہی منجن**۔ دانتوں کی ٹیس۔ ورم یا گندہ پڑ جانے۔ پانی لگنے۔ مسوڑھوں سے خون وغیرہ گرنے قبل از وقت دانت ہلنے اور دانت کی ہر ایک بیماری پر مجرب ہے۔ ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی ۸ ؍ **ہمالیہ سرمہ**۔ اگر اطمینان ہو تب چند پیسوں میں ایک بیش قیمت جواہر کو خرید کر آنکھ کی اصلی قوت حاصل کیجئے۔ ہمالیہ سرمہ ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ ضعف بصارت۔ پانی جانا۔ لکوے۔ سوزش اور نزول کی اکسیر دوا ہے۔ فی ماشہ چار آنہ (۴)۔ دمہ۔ سانس اور ہر قسم کی تپ یا پرانی کھانسی کی ایک بے مثال دوا ہے۔ جو پھیپھڑوں کو طاقت دیتی اور صاف کرتی ہے قیمت ڈھائی روپیہ (۲؍۸) دھوکہ دینے والے ٹھگوں سے بچنا آپکا فرض ہے۔ خدا کیواسطے کچھ دوسرے مریضوں کو بھی ہمارا پتہ اور دوا کا نام بتا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ہمارا پتہ یہ ہے :۔ **کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)**

ہر لحظہ ہر جا صحت کا اطمینان

یہ آپکو مشہور عالم اکسیر اعظم ہر مرض کے واحد علاج

امرت دھارا

پر اعتماد کر سکتے ہیں کیونکہ بہ فضل ایزدی یہ ۹۰ فیصدی تو مرض کو فوراً آرام دیتی ہے۔ وگرنہ مرض کو رفع ضرور دیتی ہے۔ اسکو کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایجاد کیا ہے۔ اور جن کو لاکھوں استعمال کر کے فائدہ اٹھانے والوں میں سے ۳۳ ہزار کے خطوط وصول ہو چکے ہیں۔ یہ انسانی جسم کی تقریباً جملہ امراض کا واحد علاج ہے۔ یہ بنی نوع انسان کے لئے نعمت ثابت ہوئی ہے۔ ادویات کے بھاری بکس اسکی صرف ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ آپ بھی ایک اپنے ساتھ رکھیں۔ وقت بے وقت کام دے گی ؛

پرچہ ترکیب استعمال ہر زبان میں ملسکتا ہے ؛ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت طلب کریں

قیمت پوری شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) نصف شیشی ۱؍۴ نمونہ صرف ۸؍

خط و کتابت و تار کا پتہ :۔ **امرت دھارا لاہور**

The Torch.

کشیدہ کاڑھنے کی مشین بیگمات کے لئے دلچسپ تحفہ

ناظرین والا تمکین کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اپنی شریف بیگمات اور نیک بخت لڑکیوں کو بیکار نہ بیٹھنے دیں ورنہ وہ سست اور دائم المریض ہو جائیں گی۔ آپ ان کے لئے کشیدہ کاری کی مشین منگوا کر ان کو باسلیقہ بنائیں۔ مشین کا نقشہ آپ کے پیش نظر ہے۔ تھوڑے وقت اور ذرا سی محنت سے نہایت نفیس اور خوبصورت اونی۔ ریشمی کشیدہ کاری نہایت اعلیٰ اور پائدار بنائی جا سکتی ہے۔ اس مشین سے کپڑوں پر اعلیٰ درجہ کے نقش بیل بوٹے۔ پھول پتے۔ تکیوں کے غلاف۔ بچوں کی ٹوپیاں۔ مخمل کی گرگابی۔ سلیپر۔ جھالر اور کئی قسم کی گلکاری بنائی جاتی ہے۔ اس کا چلانا نہایت آسان ہے۔ امیروں کے لئے زینت اور غریبوں کے لئے روزگار ہے۔ پرچہ ترکیب اردو ہمراہ دیا جاتا ہے۔ تقاولوں سے بچیں۔ قیمت درجہ اول للعہ۔ دوم ہے۔ سوم عہ۔ نقلی عہ۔ محصول معاف۔

فہرست اشیاء متعلقہ مشین کشیدہ کاری

کشیدہ کاری کے گول فریم چلکی دار دو روپے آٹھ آنے۔ درجہ اول دو روپے۔ درجہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنے۔ کشیدہ کی قینچی صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ بارہ آنے اور آٹھ آنے۔ ریشمی دھاگے کی بنڈیاں ایک روپیہ ان مختلف رنگ کی پندرہ روپے فی پونڈ یا دو آنے فی گچھی۔ پیٹرن مختلف ڈیزائن فی عدد آٹھ آنے سے کر ایک روپیہ تک۔ چوبی فریم ایک روپیہ آٹھ آنے اور دو روپے۔ سوئی ۳ عہ فی عدد۔ ڈاک کا خرچ سامان کے علاوہ ہوگا۔ مشین کے ہمراہ سامان منگوانے پر محصول ڈاک معاف ہوگا۔

امپیریل ناولسٹی مارٹ (سع) پوسٹ بکس ۱۶۷ لاہور

غور سے پڑھیے

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں عرق نور کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرا سے کام سے دم چڑھ جاتا ہے۔ کمی خون۔ کمزوری اعصاب۔ جریان سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہا کا کم۔ قبض وغیرہ کی شکایت۔ ان کے لئے "عرق نور" اکسیر ہے۔ اور امراض کے لئے تریاق۔ موسمی بخار کے ایام سے پہلے استعمال کیا جائے۔ تو بخار نہیں ہوتا۔ مصفی خون اعلیٰ درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے۔ ویسے ہی تندرست کے لئے مفید ہے۔ جس قدر ... پیا جائے اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ ... ترکیب استعمال ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایک روپیہ (عہ)

بانجھ اور اٹھرا کے لئے عرق نور مجرب المجرب ہے۔ اس کے استعمال سے ماہواری خرابی اور ... خون وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ علاج کرا کر مایوس ... ہو گئے تو آپ اس طرح کریں۔ کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہان تحریر کریں۔ کہ ہم ... عرق نور کا مبلغ للعہ اسی روپیہ بعد ... اولاد دا کر دیں گے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا ہوگا۔ نقد قیمت ۴۰ خوراک دوائی معہ شافہ قیمت للعہ روپے۔

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر

انڈیا اینڈ افریقہ۔ قادیان۔ پنجاب

تریاق معدہ و جگر

ہمارا تیار کردہ تریاق بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے کوئی یونانی و ڈاکٹری مرکب جملہ خواص میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اکثر اشخاص ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ دل کی دھڑکن۔ سر درد بوجہ کمی خون۔ غلظ طحال۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ زردی بدن۔ جلن سینہ کمی خون۔ قبض ... ان عوارضات کے باعث مریض زندہ در گور نظر آتے ہیں۔ موسم سرما میں قدرے آرام معلوم ہوتا ہے۔ جہاں گرمی کا موسم آیا۔ مندرجہ عوارضات آ دبلتے ہیں۔ کوئی دن اور رات چین سے بسر کرنا نصیب نہیں ہوتا مدت ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی لاغری دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ شکل انار ہو جاتا ہے۔

تریاق معدہ و جگر۔ سفوف کی شکل میں خوشبودار لذیذ تیر بہدف مفرح۔ مہک یا بدبو سے پاک بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ جس قدر دودھ گھی چاہو ہضم کر سکتے ہو۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہیں۔ وہ بھی اسے استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت فی چھٹانک تین روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ خوراک ۲ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام۔ مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔

حکیم محمد شریف احمدی موضع عمر ... ابرا ... بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کو ایسے شریف اور بارسوخ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو بالکل بیکار ہوں۔ یا اپنے فالتو وقت کے واسطے کسی باعزت کام کی تلاش میں ہوں۔ روزانہ دو تین گھنٹہ کے کام سے سو روپیہ ماہوار آمدنی ہو سکتی ہے۔ صرف وہی اصحاب درخواست کریں۔ جو کم از کم ایک سو روپیہ نقد ضمانت دے سکیں۔

درخواست کے ہمراہ جواب کے لئے ٹکٹ روانہ فرمائیے۔

منیجر دی تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ لاہور

موقعہ کی زمین فروخت ہوتی ہے

قادیان ریلوے سٹیشن روڈ سے اڑھائی سو کرم کے فاصلہ پر ... سڑک ایک قطعہ زمین ۱/۲ ۶ کنال قابل فروخت ہے۔ اس کی قیمت بجائے ۱۶۰۰ روپے کے بالمقطع ۱۴۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔ جو صاحب ... فی الفور معاملہ طے کر لیں۔

(۲) دو ٹکڑے دو دو کنال کے اور ہیں۔ قریب مکان چوہدری ... صاحب ایم اے وہ بھی فروخت کئے جا سکتے ہیں۔ دو سو بیس روپیہ فی کنال نرخ ہے۔ اکٹھا لینے والے کو رعایت دی جائیگی۔ خط و کتابت بنام

معرفت منیجر "الفضل" قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت ہے

ایک نیک۔ باخلاق۔ تعلیم یافتہ۔ برسر روزگار احمدی لڑکے کی عقد کے لئے جس کی عمر قریباً ۲۵ سال کی ہو۔ دہلی کے قریب دیوار کا رہنے والا۔ اور ہندوستانی معاشرت رکھتا ہو۔ لڑکی امور خانہ داری سے پوری واقف۔ تعلیم یافتہ۔ نیک مزاج اور تندرست ہے۔ اس کے والد شریف۔ خاندانی۔ صاحب جائداد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی جماعت میں سے ہیں۔ اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

شیخ محمد اسماعیل احمدی۔ پانی پت

استاد مطلوب ہے

ہمارے ایک کرم فرما کو اپنے لڑکے کے واسطے (جو اس سال انٹرنس کا امتحان دیگا۔ اور ریاضی و انگریزی میں کمزور ہے) ایک محنتی استاد کی ضرورت ہے۔ جو لڑکے کو تین چار گھنٹہ روزانہ گھر پر پڑھائی کرا سکے۔ اور تیاری امتحان میں مدد دے۔ استاد کم از کم ایف اے ہو۔ کچھ ... تنخواہ پڑ نا چاہیے ... اندر درخواستیں آنی چاہئیں۔

ای اے سی معرفت منیجر الفضل قادیان

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء

ہندوستان کی خبریں!

پشاور۔ ۱۸ ستمبر۔ کابل سے جو مسافر آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ کابل میں روپیہ اور اسلحہ کی سخت قلت ہے۔ خزانہ ختم ہو جانے کی وجہ سے بچہ سقہ نے پرانے نوٹ پھر جاری کر دیئے ہیں۔ اس نے تانبے کے علاوہ چام کے سکے بھی چلا دیئے ہیں۔

اخبار شیر پنجاب کا بیان ہے۔ کہ کلسیہ کے راجہ رودی شیر سنگھ نے جو سکھ ہیں۔ اب اپنے سر کے بال کٹوا دیئے ہیں۔ اور بقول شیر پنجاب سگریٹ بھی پی لیتے ہیں۔

گجرات۔ ۲۲ ستمبر۔ ایک گوردوارہ کے سلسلہ میں جوسکر کے ہندوؤں اور سکھوں میں جو جھگڑا چل رہا ہے۔ اس کا فوجداری مقدمہ لاہور ہائی کورٹ کے زیر احکام ضلع گجرات میں تبدیل کر دیا گیا ہے

لاہور۔ ۲۰ ستمبر۔ آج بورسٹل جیل کے اندر قیدیوں کی فٹ بال ٹیم کا میچ لاہور شہر کی ہیپی فرینڈز کلب کے ساتھ ہوا فریقین نے ایک دوسرے پر ایک ایک گول کیا۔

لاہور۔ ۲۰ ستمبر۔ حکومت پنجاب کے ہوم ممبر نے لالہ دونی چند رکن پنجاب جیل انکوائری کمیٹی کو لکھا ہے۔ کہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات نے سردار بھگت سنگھ اور مسٹر دت کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ جب تک آپ کا مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔ آپ کو وہ تمام مراعات حاصل ہوں گی۔ جو مجلس تحقیقات نے مقدمہ سازش لاہور کے دیگر زیر تحقیقات ملزموں کے لئے تجویز کی ہیں۔ البتہ انہیں لباس قیدیوں ہی کا پہننا پڑے گا۔ یہ طریق کار اس وقت نافذ العمل ہو گا۔ جب ملزم بھوک ہڑتال ترک کر دینگے۔

رنگون۔ ۲۰ ستمبر۔ ایک برمی بودھ اپا نامی جو بدھ مذہب کا پیر تھا۔ اور جو بغاوت کے الزام میں سنٹرل رنگون جیل میں سزائے قید کاٹ رہا تھا۔ اور جس نے ۹ اپریل سے مقاطعہ جوعی کر رکھا تھا۔ گذشتہ شب ۹ بجے راہی ملک عدم ہوا۔

احمد نگر۔ ۱۷ ستمبر۔ سنگا منر سے جو ضلع احمد نگر کا ایک مشہور تعلقہ ہے۔ ایک شدید ہندو مسلم فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یکشنبہ کی صبح کو نماز کے وقت ہندوؤں نے مسجد میں سنگ باری شروع کر دی جس نے بجا طور پر مسلمانوں کو مشتعل کر دیا۔ چنانچہ وہ ہندوؤں کے گھروں میں آ گئے اور چند ایک ہندوؤں کو مجروح کر ڈالا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بیس سپاہیوں کے فی الفور موقعہ پر پہنچ گئے۔ فی الحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ اس حادثہ کے باعث نوجوان سبھا اور ڈسٹرکٹ کانفرنس کے اجلاس بند ہو گئے

پنجاب میں طغیانیوں کی تباہ کاریوں کے موقع پر مصیبت زدوں کی فوری امداد کے لئے بعض متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کو رقوم اعانت عطا کر دی گئی تھیں۔ اب ڈیرہ غازیخاں، مظفر گڑھ، ملتان، جھنگ، شاہ پور، جہلم، گجرات، میانوالی اور اٹک کے اضلاع کے اصل نقصانات اور ضروریات کی مکمل اطلاع دستیاب ہو چکی ہے۔

ان اطلاعات پر بخوبی غور و خوض کرنے کے بعد حکومت پنجاب نے مبلغ ۵۷۵۰۰ روپیہ پراونشل فیمن فنڈ (سرمایہ قحط صوبہ) اور مبلغ ۲۰۰۰۰ روپیہ انڈین پیپلز فیمن ٹرسٹ (وقف باشندگان ہند) سے متعلقہ اضلاع کو تقسیم کیا ہے۔ علاوہ بریں مبلغ ۱۰۰۰۰ روپیہ بطور تقاوی منظور کیا گیا ہے۔ اور ہدایات شائع کر دی گئی ہیں کہ جن علاقوں میں فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان سے مالیہ اور نہر وغیرہ کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا۔ پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی کے صدر نے حکومت پنجاب کو اطلاع بھیجی ہے۔ کہ ریڈ کراس فنڈ کا مبلغ ۲۵۰۰۰ روپیہ مقامی ریڈ کراس سوسائٹیوں کے ذریعے سے متعلقہ اضلاع میں تقسیم کیا جا رہا ہے

بنارس۔ ۲۱ ستمبر۔ ایک عورت نے بکسر کے پاس چلتی گاڑی سے کود کر جان دے دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک تیرہ سالہ لڑکی جو اس عورت کے ہمراہ تھی۔ گاڑی میں اس کے بچے کو کھلا رہی تھی اتفاقاً بچہ نیچے گر گیا۔ ماں اپنی نشست پر بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کا شور سنکر نیچے کود گئی۔ ماں تو اسی جگہ ہلاک ہو گئی۔ لیکن بچہ مجروح ہو گیا ہے۔ مگر ابھی تک زندہ ہے۔

لاہور۔ ۲۱ ستمبر۔ سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ مسٹر ایف۔ کے درانی نے ۲۲ جولائی کو اپنی تصنیف موسومہ "سوامی دیانند اور ان کی زندگی اور تعلیم" مارکیٹ سے واپس لینے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ حکومت نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ اور کتاب واپس لے لی گئی ہے۔

شملہ۔ ۲۰ ستمبر۔ آج سر جیمز کرار کی دعوت پر مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ اس میں پنڈت موتی لال نہرو، پنڈت مالوی، سر ڈارسی لنڈسے، سر پرشوتم داس ٹھاکر داس اور سر عبدالقیوم شریک ہوئے۔ سر جارج شسٹر، مسٹر ایمرسن اور ہوم سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ بھی حاضر تھے۔ جیلوں کے متعلق حکومت ہند نے جو مسودہ قواعد تیار کیا ہے۔ اور جسے وہ صوبجاتی حکومتوں کے پاس برائے غور بھیج رہی ہے۔ لیڈروں کے سامنے رکھا گیا۔

لاہور۔ ۱۹ ستمبر۔ رائے بہادر لالہ رام سرن داس، مسٹر برکشن لال اور سر میاں محمد شفیع کی زیر سرپرستی لاہور میں ایک انجمن ہوا بازاں قائم ہوئی ہے۔ ملک فیروز خان نون وزیر محکمہ بلدیات اس کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔ ایک مجلس جو پچیس اراکین پر مشتمل ہے۔ قواعد وضوابط وضع کرنے اور انجمن کے لئے جدید اراکین پیدا کرنے کی غرض سے بنائی گئی ہے۔

چٹاگانگ۔ ۱۸ ستمبر۔ آج ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے جلسہ عام میں ہنگامہ خیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ حاضرین کی تعداد کافی سے زیادہ تھی۔ اس لئے مسٹر مہیش چندر داس صدر جلسہ نے تجویز پیش کی۔ کہ جلسہ کھلے میدان میں منعقد کیا جائے۔ کمیٹی کے چند ارکان نے جو جلسہ میں موجود تھے تجویز کی مخالفت کی۔ بعد ازاں تجویز کے حامیوں اور مخالفوں کے مابین سخت ہنگامہ آرائی ہوئی۔ جس کے دوران میں اینٹوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ طریق پر استعمال کیا گیا۔ پولیس نے مشتعل مجمع کو منتشر کر دیا۔

شملہ۔ ۲۲ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں جب [illegible] نے [illegible] مسلم ارکان کی طرف سے ایک بیان دیا [illegible]

ممالک غیر کی خبریں!

لندن۔ ۲۰ ستمبر۔ وزارت پرواز نے ایسے ہوائی جہازوں کی تعمیر کے ٹینڈر طلب کئے ہیں۔ جو محض دھات کے بنے ہوئے ہوں۔ اور جن میں عملہ کے علاوہ پچاس مسافر سو سکیں۔ یہ جہاز لندن سے آسٹریلیا، کیپ ٹاؤن اور ہندوستان کے شاہی فضائی راستوں پر پرواز کیا کریں گے۔ ان جہازوں میں چھ چھ انجن ہونگے جن کی مجموعی طاقت تین ہزار گھوڑوں کی ہوگی۔ یہ ایک ہزار میل تک بغیر مقام پر ہبوط کئے پرواز کر سکیں گے۔ اور پورا بوجھ اٹھا کر ایسی حالت میں بھی پرواز جاری رکھ سکینگے جبکہ چھ میں سے دو انجن بیکار ہوں۔

لندن۔ ۲۰ ستمبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کی مرکزی سائمن کمیٹی کی رپورٹ قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں جو ۲۵ ستمبر کو ہونے والا ہے۔ پیش کر دیجائیگی۔

لندن۔ ۱۹ ستمبر۔ جزیرۃ العرب سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود کو ان حالات سے عہدہ برآ ہونا پڑا ہے۔ جو ان کی حکومت کے لئے سخت خطرے کا باعث ہیں۔ اس قضیئے کا باعث یہ ہے۔ کہ عراق نے ۱۹۲۷ء میں سلطانی علاقہ کی شمالی سرحد پر متعدد فوجی چوکیاں قائم کر لی تھیں۔ تاکہ ان خانہ بدوش قبائل کی سرگرمیوں کا انسداد ہو سکے جو اندرون عراق میں چھاپے مارنے کے عادی ہو گئے تھے۔ سلطان نے معمولی سیاسی انداز میں اس کے خلاف اعتراض کیا۔ مگر انہیں اپنا معاملہ پیش کرنے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اس علاقہ کے بدوی قبائل چوکیوں پر سخت مشتعل ہوئے۔ اس لئے انہوں نے عراق کے خلاف مخاصمانہ اقدام شروع کر دیا۔ سلطان نے ان قبائل کو قتال سے احتراز کی ہدایت کی۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ یہ حقیقت مشتبہ ہے۔ کہ سلطان ابن سعود ان قبایل کے خلاف زیادہ عرصہ تک اپنی فوج کو میدان میں رکھ سکیں۔ کیونکہ ان کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔

جنیوا۔ ۱۹ ستمبر۔ جمعیتہ الاقوام کی چھٹی کمیٹی نے حکمداری کے کمیشن کے کام کی بابت رپورٹ تیار کر کے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کمیشن کے کام پر اعتماد ظاہر کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں حوادث فلسطین پر بے حد رنج و افسوس اور حکمدار طاقت کی تحقیقات پر کامل اعتماد کا اظہار کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ بہت جلد امن قائم کر دیا جائے گا۔ تاکہ پھر ایسے حوادث رونما نہ ہوں۔

رگبی۔ ۱۸ ستمبر۔ برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان بیتار برقی ٹیلیفون کا سلسلہ وسیع کرنے کے لئے نامہ و پیام شروع ہونے والا ہے۔ اور یہ انتظام آئندہ چند ہفتوں کے اندر مکمل ہو جائے گا۔

لندن۔ ۱۸ ستمبر۔ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ عرب سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سلطان ابن سعود کے سابق وفادار جنگجو قبائل عتیبہ جن کا سردار سلطان ابن بیزاد ہے۔ باغیوں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ جس طرح انہوں نے سلطان ابن سعود کو ان کی فوجی جنگ گاہ حجاز سے الگ کر دیا ہے اور [illegible] سعود حجاز پر جنگ شروع [illegible]